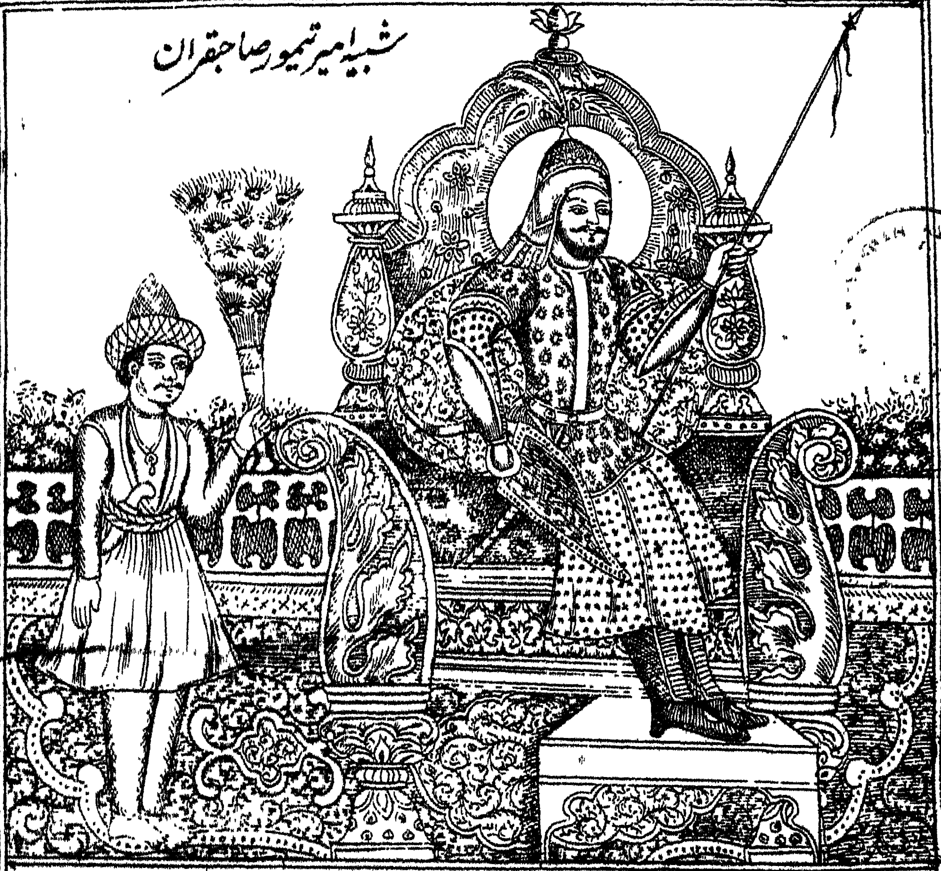
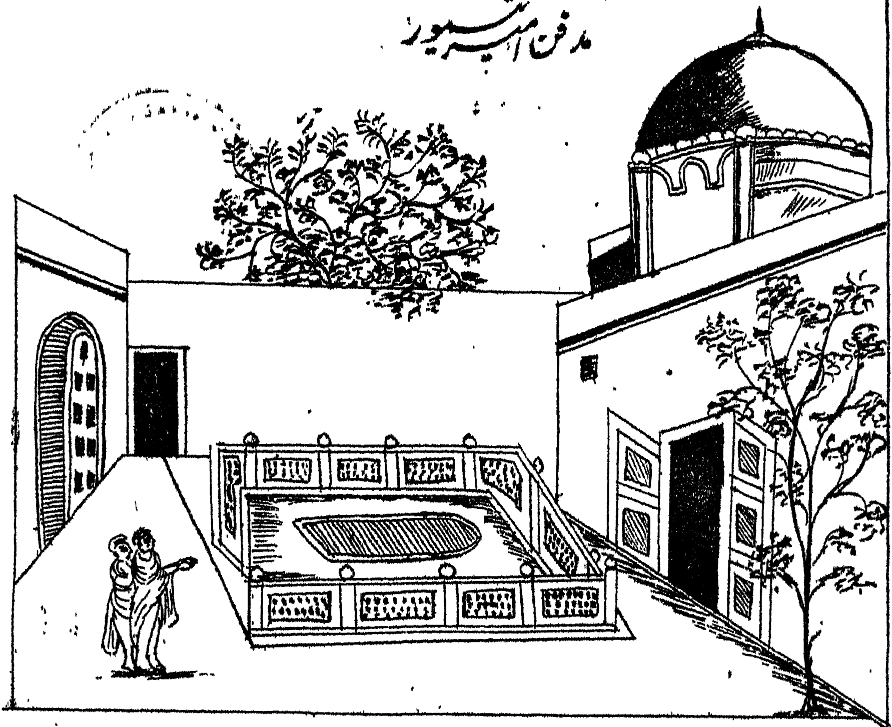


امیر تیمور صاحبقران

ولادت باسعادت انکی ۲۵ - ماہ شعبان سنہ ۷۳۶ ہجری کو شہر سبزین ہوئے —
- ۱۲ - رمضان المبارک سنہ ۷۷۱ ہجری کو خطہ بلخ مین جلوس فرمایا - ۳۵ برس
۱۱ مہینے ۵ یوم حکمرانی فرماکر ۱۴ - رمضان المبارک سنہ ۸۰۷ ہجری کو
بمقام سمرقند رہگرای عالم بقا ہوئے - عمر انکے ۷۱ - برس
۱۱ - مہینے ۲ روز کے تھے -



تاریخ وفات

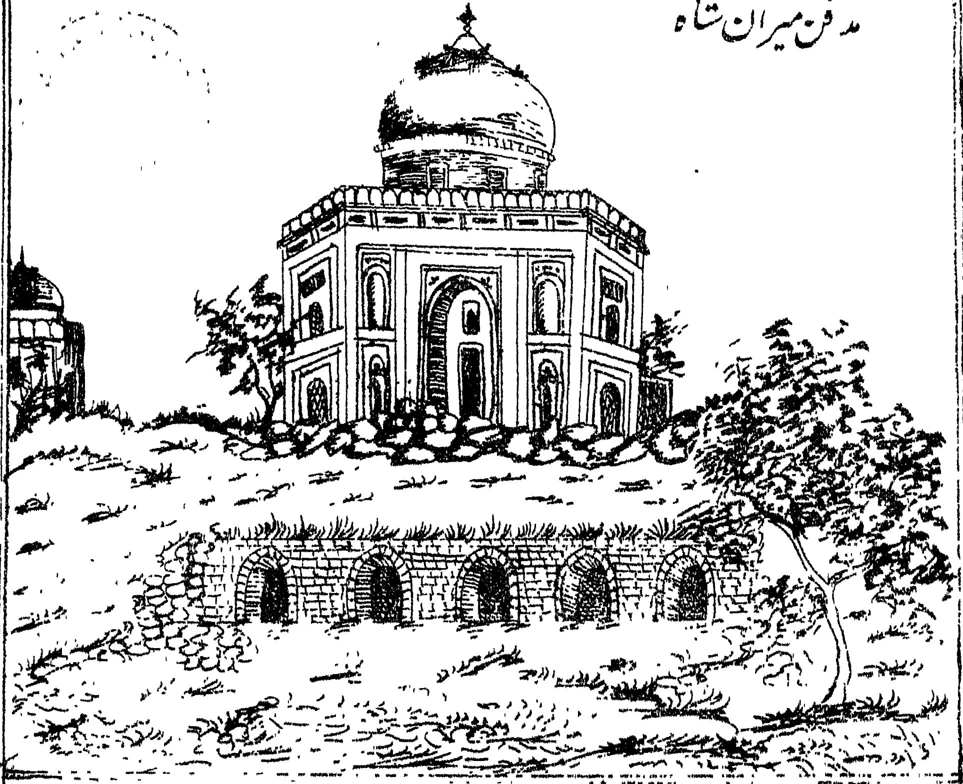
سلطان تیمور کہ مثل او شاہ نبود
در ہفتصد و سی و شش درآمد بوجود
در ہفتصد و ہفتاد و یکی کرد جلوس
در ہشتصد و ہفت کرد عالم بدرود

سنہ ہجری



جلال الدین میران شاہ
بن امیر تیمور صاحبقران

یہ بادشاہ ۲۴ ربیع الثانی سنہ ہجری کو شہر سمرقند مین پیدا ہوی ــ ۱۷ ماہ شعبان المعظم سنہ کو
مضافات ایران مین تخت حکومت پر جلوہ افروز ہوی تاریخ جلوس تاریخ جلوس شاہنشاہ
میران شہ عاقل ست بشمار ۴ برس چار مہینے دس روز حکمرانی فرما کر ۲۰ ذیقعدہ سنہ کو
رہسپند ملک عدم کا سفر کیا ــ عمر انکی ۴۰ برس ۷ مہینے ۲۰ دن ۱۰ کے تھی



تاریخ وفات

مرد شاه زمانه میران شاه

[illegible] ز تیغ [illegible]

۸۱۰ھ



سلطان محمد میرزا ابن جلال الدین میران شاہ

انکی تاریخ ولادت نظر سے نہین گذری - ۱۴ تہ ذیقعد سنہ ۸۰۱ ہجری کو
خطہ سمرقند مین بجای والد بزرگوار اپنے کے تخت پر بیٹھے - تاریخ جلوس
سلطان محمد میرزا بذر بخش و دہر گیر + از لفظ خبر آور بدین سال جلوسش بسر بر + ۲۵ برس انتظام سلطنت
کرکی سنہ ۸۵۵ ہجری مین بمقام تبریز جان بحق تسلیم ہوی - عمر انکی ۵۵ برس کی تھے

مدفن



تاریخ وفات

سال رحلش شمع سعدی جنت از زبان دادفن

ہاتف شیم تا بسلطان جہان

سنہ ۲۵۵ ہجری



سلطان بوسعید مرزا بن سلطان محمد مرزا

ولادت انکی ماہ ذی الحجہ سنہ ۸۳۰ ہجری مین بمقام سمرقند اور بقولے شہر بخارا مین ہوئی سنہ ۸۵۵ ہجری مین بمقام غزنین تخت نشین ہوی تاریخ جلوس بوسعید آن خور ظل الٰہی + شاہ عالم پرورش سال شہی + ۱۸ — برس حکمرانی فرماکر ۲۲ — رجب المرجب سنہ ۸۷۳ ہجری کو سمرقند مین وفات پائی — سن شریف ۴۴ برس کا تہا —

شبیہ سلطان عمر شیخ میرزا



سلطان عمر شیخ میرزا

آپ ۸۶۰ھ ہجری کی خطۂ سمرقند مین پیدا ہوی — اور ۸۷۳ھ ہجری مین سمرقند ہی مین مسند حکومت پر بیٹھے — تاریخ جلوس سال جلوس شاہ عمر شیخ کامران + زیبندہ سریر شہی گشت نکتہ دان + ۲۶ برس حکمرانی فرما کر ۴ رمضان المبارک ۸۹۹ھ ہجری روز دوشنبہ کو جان بحق تسلیم ہوی — عمر انکی ۳۹ برس کی تھی —



تاریخ وفات

بر سر شیخ عمر گر دید آب حیات است

گفت سلطان سال فوت از آن ذات است

سنه ۹۵ هجری

بابر شاہ بادشاہ

فردوس مکانی ظہیر الدین بابر بادشاہ بن سلطان عمر شیخ میرزا

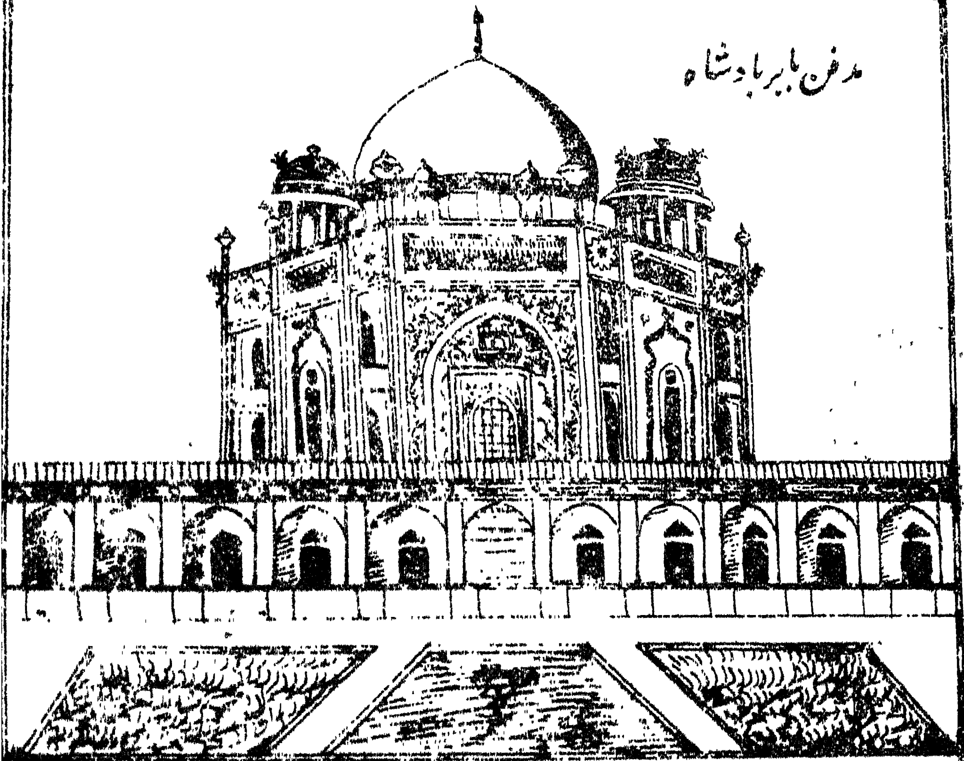
محرم ۸۸۸ھ ہجری کو خطہ فرغانہ مین ولادت ہوی — ۵ رمضان المبارک ۸۹۹ھ ہجری روز شنبہ کو

بمقام اندجان تخت سلطنت پر جلوہ آرا ہوی تاریخ جلوس گشت در پانی پت ابراہیم را + شاہ عادل

بابر عالی نسب + روز ماہ و سال و وقت آن ظفر + صبح بود و جمعہ ہفت رجب — ۳۷ برس آٹھ مہینے ایکروز

بادشاہت کرکی ۶ جمادی الاول ۹۳۷ھ ہجری کو چار باغ اکبرآباد مین رحلت فرمائی اور

نعش خطہ کابل مین دفن ہوی عمر انکی ۴۹ برس چار مہینے کے تھے —



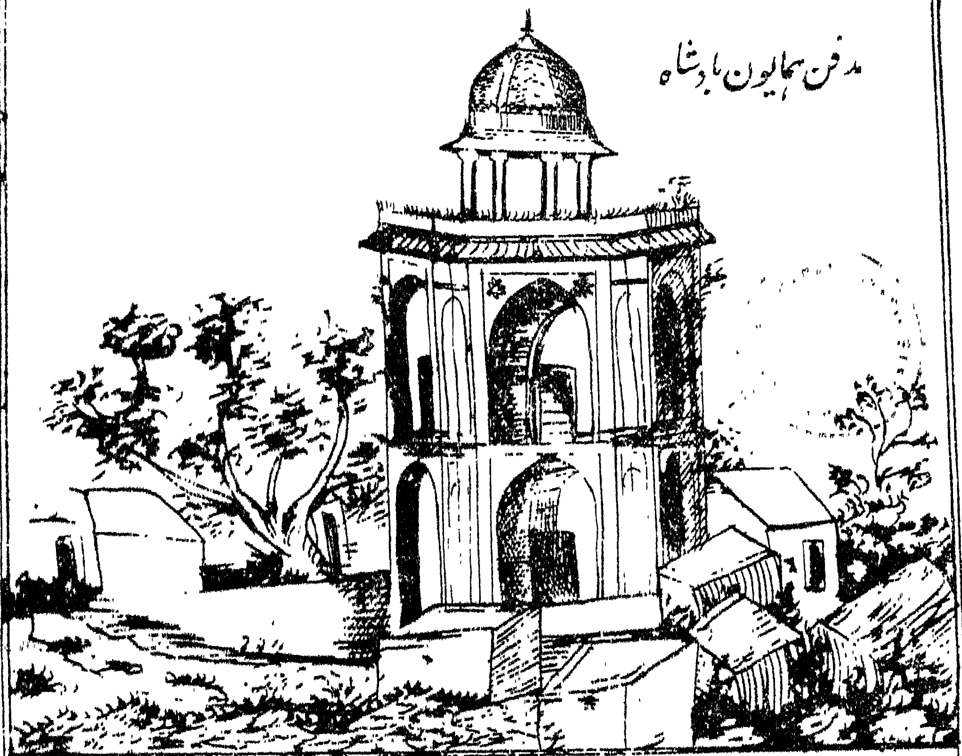
تاریخ وفات

بادشاہ دہر بابر باکمال عدل و داد + واقف اسرار عالم معنی رابطہ آن + سال جلال او
گزیدن جای فردوس نگر + جای فردوس ابد بگزیدہ بابر بادشاہ + بارہ برس کی عمر مین
ناظم ہوی بعد وفات اپنی باپ کی تخت نشین ہوی تین مرتبہ اپنی چچا احمد مرزا پر کہ سمرقند کا
حاکم تہا غالب آ کر سمرقند پر قبضہ کیا بعدہ قندہار اور کابل فتح کرکر دہلی مین تخت نشین ہوئے
اور آگرہ اپنا دار السلطنت قرار دیا — انکا سلسلہ ماں کیطرف سی چنگیز خان تک اور
باپ کیطرف سی تیمور تک پہونچتا ہے ــ فقط ــ



جنت آشیانی نصیر الدین ہمایون بادشاہ بن فردوس مکانی ظہیر الدین بابر بادشاہ

ولادت باسعادت انکی ۴ ذیقعد سنہ ۹۱۳ ہجری کو کابل مین ہوئی — ۱۴ جمادی الاولے سنہ ۹۳۷ ہجری کو اکبر آباد مین تخت حکومت پر جلوس فرمایا تاریخ جلوس محمد ہمایون شہ نیکبخت + کہ خیر الملوک است اندر سلوک + چو بر مسند بادشاہی نشست + شدش سال تاریخ خیر الملوک + ۲۵ برس ۲ مہینے ۵ یوم حکمرانی فرماکر ۱۱ ربیع الاولی سنہ ۹۶۳ ہجری کو دہلی مین کتبخانہ کی چھت پرسے گر کر بگرامی عالم بقا ہوئے —



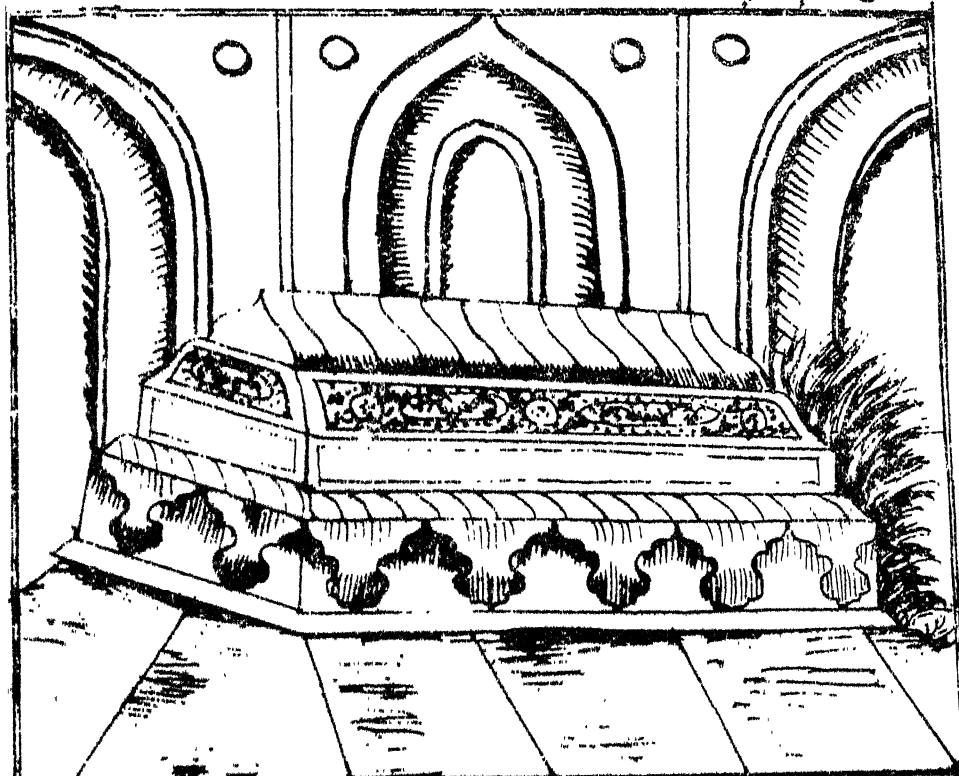
تاریخ وفات

ہمایون بادشہ آن شاہ عادل + کہ فیض خاص او بر عام افتاد + قضا از بہر تاریخش رقم زد + ہمایون بادشاہ از بام افتاد + ۴۹ برس ۳ مہینے ۲۶ دن کی عمر تہی – ۲۴ برس کی سن مین تخت نشین ہوی بڑی بڑی صدمہ اوٹہائی ملک گیری مین اوقات صرف کی – گجرات فتح کرکے اپنے بہائی عسکری کو وہان کا حاکم مقرر کیا پہر قلعہ رہتاس وچنار و بہار پر شیر شاہ سی لڑکر قابض و متصرف ہوی پہر شیر خان سی کئی مرتبہ جنگ عظیم ہوی آخر کار شکست کہاکر بیان واحد خراسان ہوکر ایران مین بادشاہ طہماسپ صفوی کی پاس بطلب امداد پہونچے طہماسپ صفوی نی نہایت خاطر داری و دلداری کی ایک سال تک اپنی پاس بہت اعزاز سے رکہکر دس ہزار فوج استمداد دیکر رخصت کیا وسو فوج جرارسی کابل و قندار فتح کرکے دہلی مین داخل ہوا – مقبرہ انکا دہلی سی ڈہائی کوس کی فاصلہ پر جانب جنوب واقع ہے –



شاہ طہماسپ بن شاہ اسمعیل صفوی

سنہ ۹۱۱ ہجری مین ولادت ہوی مگر محل ولادت کسی تواریخ مین نظر سی نہین گذرا سنہ ۹۳۱ ہجری مین بمقام خراسان جلوس فرمایا — ۵۳ برس حکمرانی فرماکر سنہ ۹۸۴ ہجری مین وفات پائی مگر یہہ معلوم نہین ہوا کہ کس جگہہ اور کس عارضہ مین رحلت کی عمر انکی ۴۸ سال کی تھی



تاریخ وفات

شکر عمر شہ عادل و باذل طہماسپ + زین جہان گذران آہ چو فرمود گذر +

دل من سوخت ازین حادثہ جستم تاریخ + ہاتفم گفت بگو پانزدھم شہر صفر +

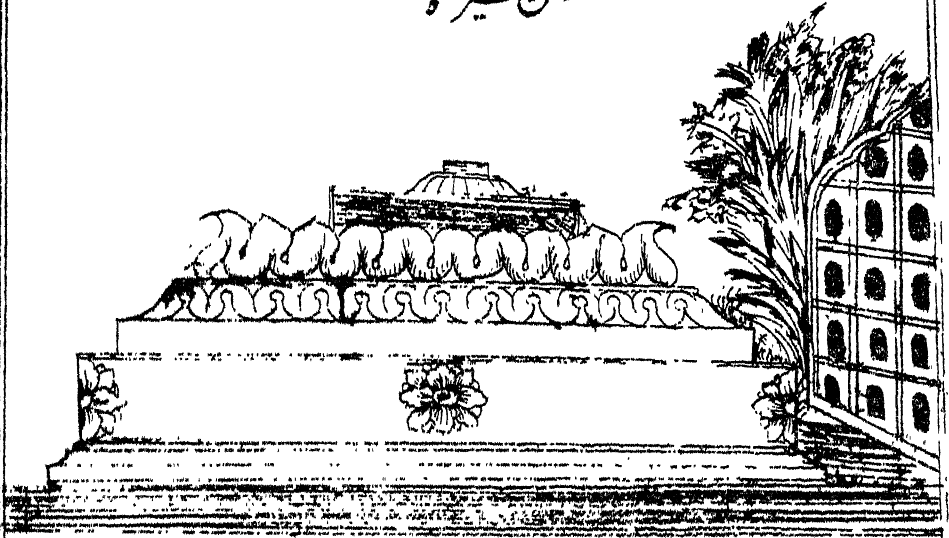
سنہ ۹۸۴ ہجری



محمد فرید الدین شیر شاہ بادشاہ بن حسن

انکا مفصل حال ولادت کسی تاریخ مین نہین دیکھا مگر چونکہ والد بزرگوار انکی بعہد سلطان بہلول لودی سہسرام مین تہی شاید اوسی سرزمین مین پیدا ہوی ہون سنہ ۹۴۶ ہجری مین بمقام حدود جوسیا تخت نشین ہوی تاریخ جلوس شیر شہ سور چون بتخت نشست + شیر و بز شد ز عدل او مانوس + بادشاہ گفت ہاتف غیب خسرو دین و داد سال جلوس + چار برس چند ماہ حکومت کرکی سنہ ۹۵۲ ہجری مین بمقام سہسرام جان بحق تسلیم ہوے —

مدفن شیرشاہ



تاریخ وفات .

چو شیرشاہ بحکم خدای عزوجل + بسوخت ز آتش باروت و جان بحق سپرد + بخواست

فرحت تاریخ او ز پیر خرد + بگفت هاتف سال وفات ز آتش مرد +

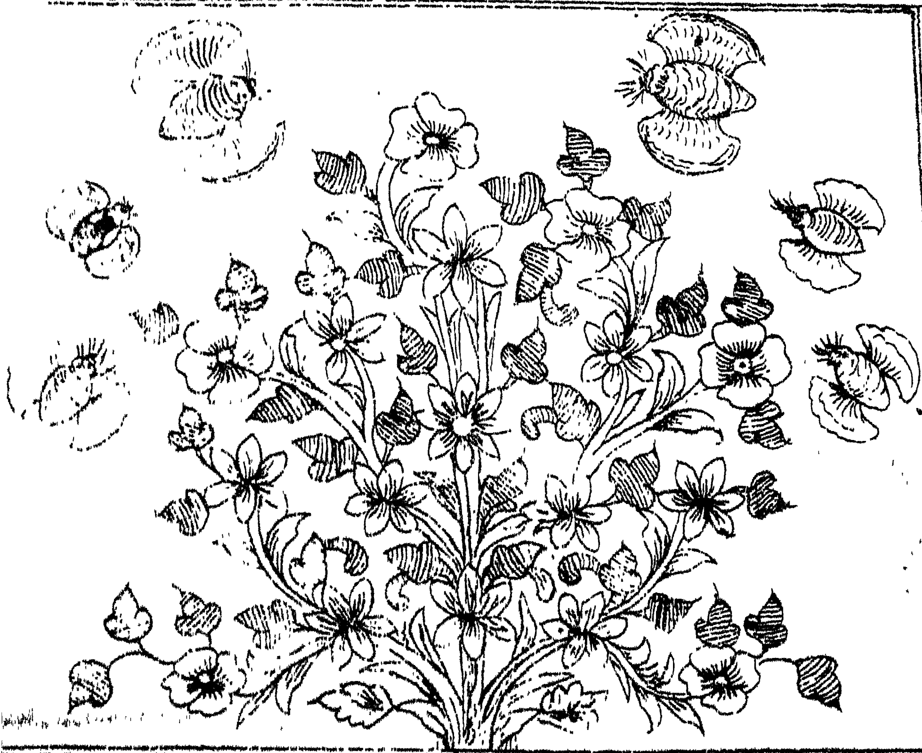
سنہ ۹۵۲ ہجری

یہہ بادشاہ بہت حلیم الطبع تہی عدل و انصاف مین نوشیروان پر فوق لیگئی تہے



محمد سلیم شاہ بادشاہ
بن شیر شاہ بادشاہ

سال ولادت اور محل ولادت کا حال کسی تاریخ مین نظر سی نہین گذرا سنہ ۹۵۲ ہجری مین بمقام
کالنجر جلوس فرمایا ۹ برس چند ماہ بادشاہت کرکی رہگرای عالم بقا ہوی مدفن انکا معلوم نہین مگر چونکہ
دہلی مین انہون نی وفات پائی شاید اسی سرزمین مین مدفن بہی ہو فقط —



تاریخ وفات

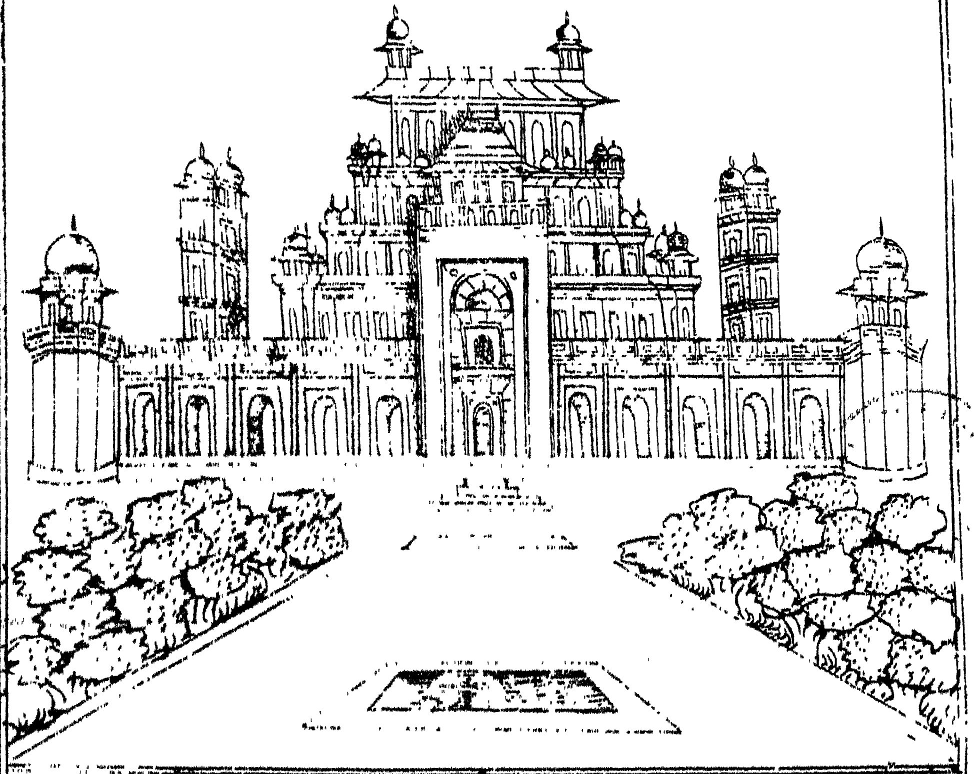
شاہی کہ بفرط حشمت وخیل وخدم + میزد زغرور بر سر عرش قدم + ناگاہ برآمدش
بمقعد دنبل + از صدمۂ او گذاشت دنیا در دم + فرخت چو زمانہ شد بحالش
گریان + از سال وفات او تجسس کردم + ہاتف ز سر کاہش دل نالہ بزد +
شد شاہ سلیم جادۂ پیمای عدم + انکا نام دراصل جلال خان تہا بعد
تخت نشینی کی اپنا نام سلیم شاہ رکہا مزاج بہت اچہا تہا فقط ـــ



عرش آشیانی ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ بن جنت آشیانی نصیر الدین ہمایون بادشاہ

سال ۹۴۹ ہجری مین پنجم رجب المرجب شب شنبہ کو بمقام امرکوٹ مضافات لاہور مین پیدا ہوی - ۲
ربیع الثانی اور بقولی ۳ ربیع الثانی سنہ ۹۶۳ ہجری کو عیدگاہ کلانور صوبہ لاہور مین جلوس فرمایا
تاریخ جلوس از خطبۂ شاہ رفعت منبر شد + وز سکۂ حال کارہا عیان زر شد + بنشست بتخت سلطنت اکبر شاہ
تاریخ جلوس نصرت اکبر شد + ۵۱ برس ۲ مہینے ۱۱ دن حکمرانی فرماکر ۱۳ جمادی الثانی روز چہارشنبہ
سنہ ۱۰۱۴ مین بمقام سکندرہ اور بقولے اکبرآباد وفات پاے —

مدفن جلال الدین اکبر بادشاہ



تاریخ وفات

فوت اکبر شد از قضای الہ + گشت تاریخ فوت اکبر شاہ + یہہ بادشاہ نہایت اولوالعزم اور دلیر اور عادل تہی اپنی علو ہمتی اور جوانمردی سی صوبہای مفصل ذیل فتح کئے —

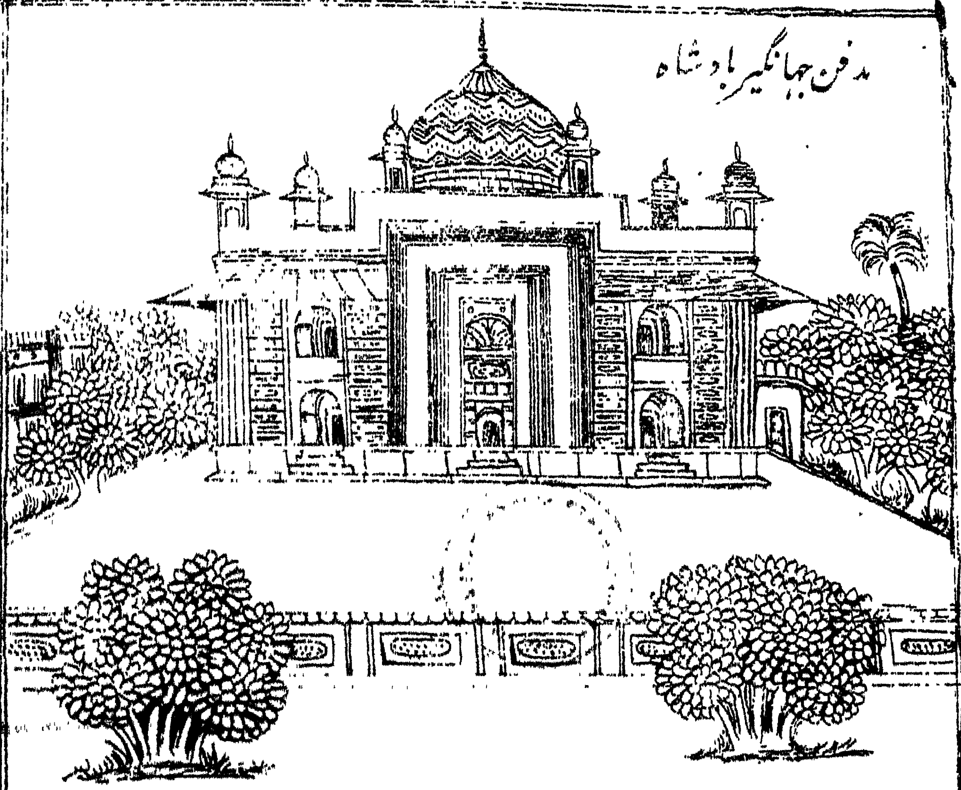
مالوہ[۱] دوبار کشمیر[۲] سہ بار گجرات[۳] اوڑیسہ[۴] ٹہٹہ[۵] بہکر[۶] قندہار[۷] برہانپور[۸] بنگالہ[۹] خاندیس[۱۰] برار[۱۱] احمدنگر[۱۲] عمر انکے ۶۴ برس ۱۱ مہینے ۵ روز کے تہے —



جنت مکانی نورالدین جہانگیر بادشاہ بن عرش آشیانی ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ

انکی ولادت باسعادت بمقام قصبہ فتح پور یکم ربیع الاولی روز چہارشنبہ سنہ ۹۷۷ ہجری مین ہوئی —
۱۴ رجمادی الثانی سنہ ۱۰۱۴ ہجری کو اکبرآباد مین جلوس فرمایا ۲۱ — برس ۸ — مہینے
۱۴ — روز سلطنت کرکے ۲۷ رصفر سنہ ۱۰۳۶ ہجری کو لاہور مین قضا کی شاہدرہ لاہور مین

مدفون ہوئے —



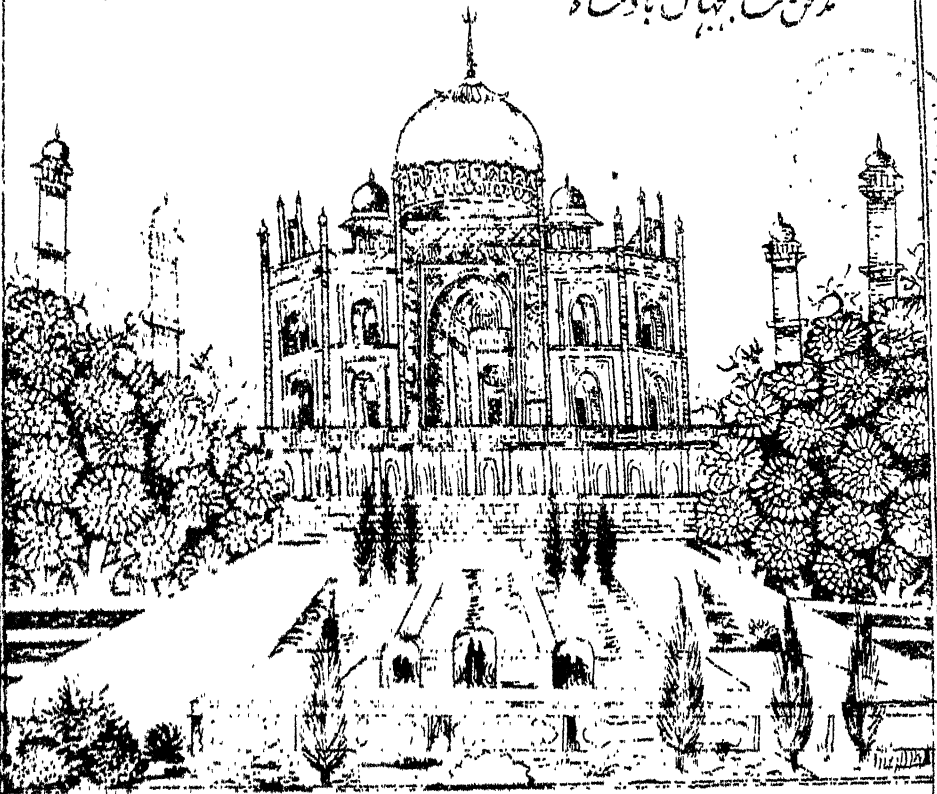
تاریخ وفات

شہنشاہ جہان شاہ جہانگیر + کہ صیت عدل او بر آسمان رفت + چو تاریخ وفاتش جست کسے خرد گفتا جہانگیر از جہان رفت + عمر انکی ۵۷ برس ۱۱ مہینے ۱۷ روز اور بقول ۵۹ برس ۱۱ مہینے ۲ روز کے تھی — یہہ حضرت ایک شخص شیر افگن خان نام جوانمرد کی بی بی سے از حد مانوس تھے شیر افگن خان کو معرفت ایک شخص قطب خان کی حکمت عملی سے قتل کرا کر مسمّی ایاز پدر نور جہان کو اپنا وزیر مقرر کیا — قلعہ رہتور مہابت خان سے چہین کر کسی رشتہ دار نور جہان کو دیدیا مہابت خان نے پانچہزار راجپوت کی جمعیت سے بادشاہ کو قید کیا غرض نور جہان کی باعث سے طرح طرح کی زکین اوٹھائین آخر کار دق کی بیماری سے قضا کے



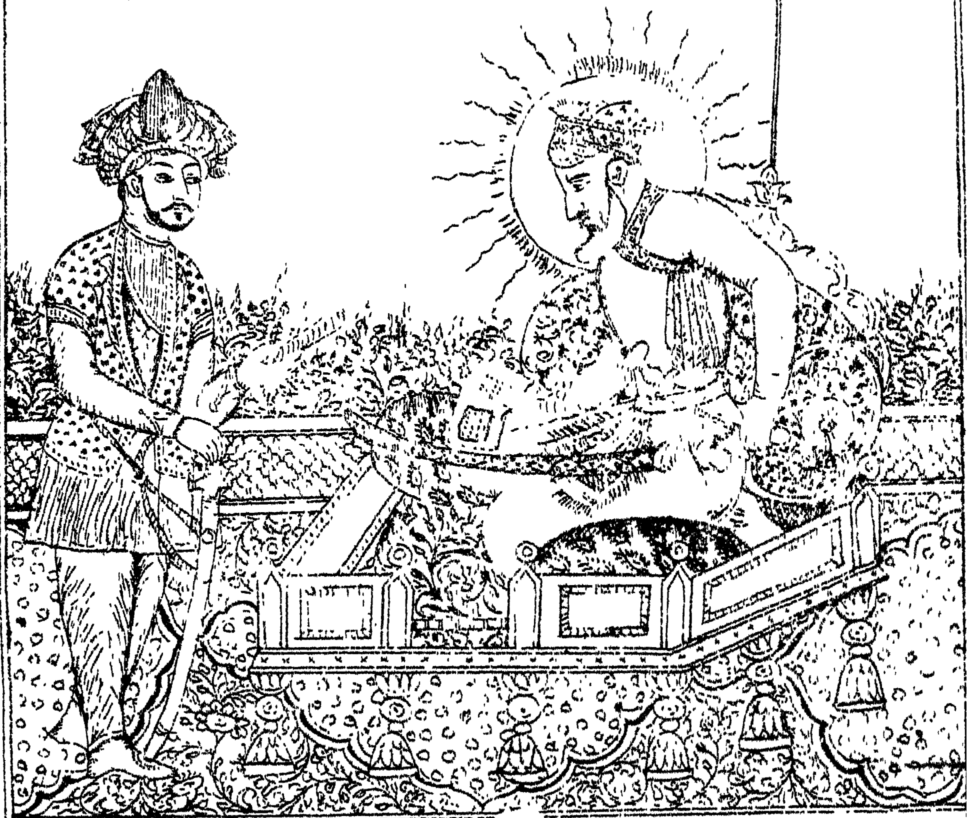
فردوس آشیانی شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ
بن جنت مکانی نورالدین جہانگیر بادشاہ

شب پنجشنبہ یکم ماہ ربیع الاول سنہ ہجری مین مقام لاہور پیدا ہوی — ۸ جمادی الثانی ۱۰۳۷ سنہ ہجری کو اکبرآباد مین تخت حکومت پر جلوس فرمایا ۳۱ برس ۴ مہینے ۲۲ روز حکمرانی کرکے سنہ ہجری کو اکبرآباد مین رحلت فرمائی ممتاز گنج مین مدفون ہوئی +



تاریخ وفات

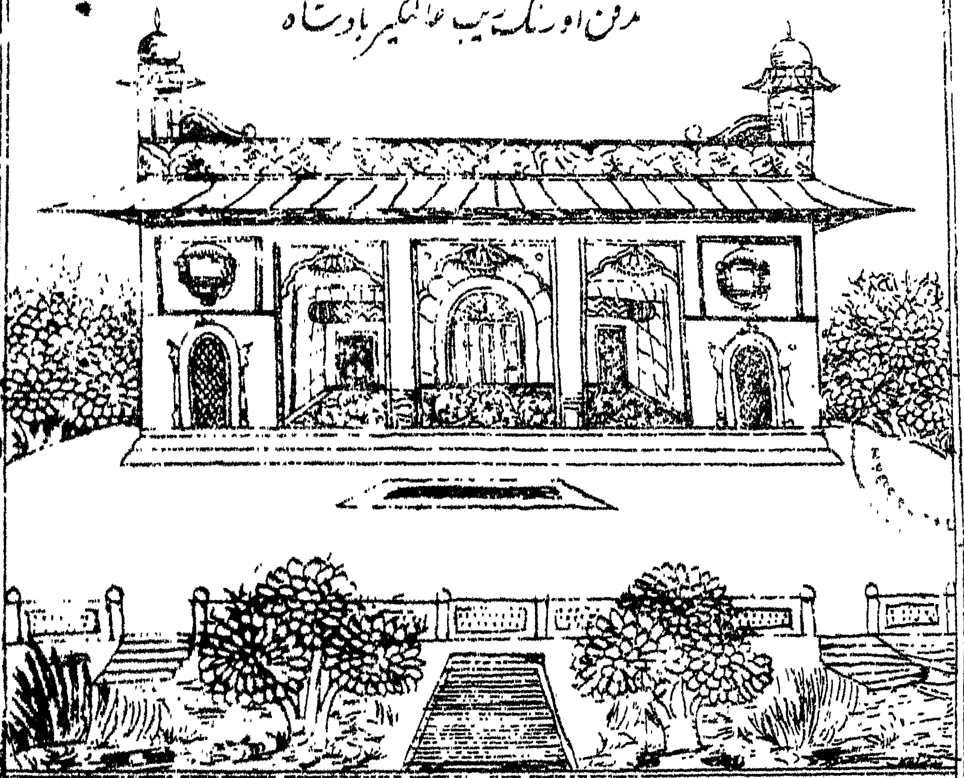
سال تاریخ فوت شاہجہان + رفیع الله گفت اشرف خان + عمر انکی ۷۶ برس ۴ مہینے ۲۶ روز کے تھے - سخت جابر تہی جب تخت نشین ہوئی تو اول اپنی بہائی شہریار کو قتل کر کر خاندان تیمور کو نیست نابود کر دیا اور ہمیشہ سلطنت مین فتور رہا ایک مرتبہ یہہ سخت بیمار ہوئے داراشکوہ تخت نشین ہوئی عالمگیر نے اسکو بہی شکست دی اور خود تخت نشین ہوگئے +



ابو المظفر محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ ابن فردوس آشیانی شہاب الدین

محمد شاہ جہان بادشاہ

۱۱ ذیقعد شب یکشنبہ ۱۰۲۸ ہجری کو بمقامات گجرات میں ولادت ہوئی — یکم ذیقعد روز شنبہ ۱۰۶۸
ہجری میں بمقام گجرات تخت نشین ہوئی تاریخ جلوس اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ
وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ — ۵۰ برس ۲۷ روز حکمرانی فرماکر ۲۸ ذیقعد روز یکشنبہ
سنہ ۱۱۱۸ ہجری



تاریخ وفات

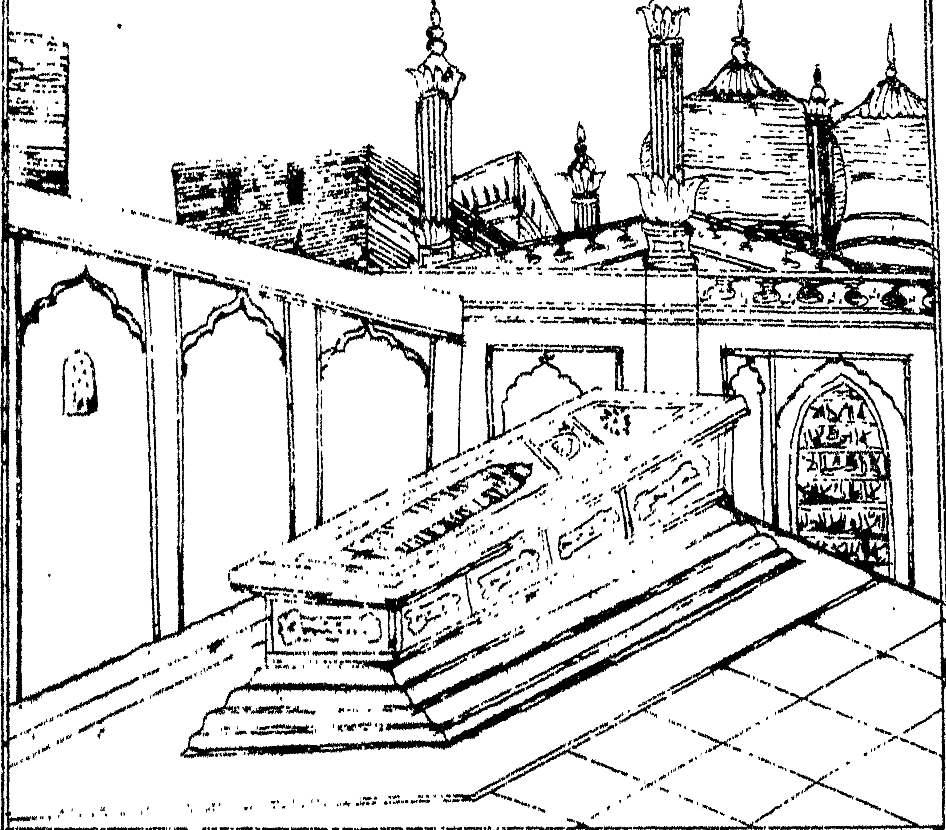
رَوحٌ وَّرَیحَانٌ وَّجَنَّۃُ نَعِیمٍ ـ انہون نی اپنی بہائی شجاع کو کہ
جسنے داراشکوہ کے ہبگانے سے ان پر فوج کشی کے تہے شکست دیکر بنگالہ کے
طرف ہبگا دیا اور داراشکوہ کو قتل کیا ـ اور اپنی اولوالعزمی سی ارکان چاٹگام
گولکنڈہ بیجاپور وغیرہ فتح کئے ـ انکی چار بیٹی تہی محمد معظم حاکم کابل اعظم شاہ
حاکم دکن محمد سلطان خوجند مین مرگیا کام بخش حاکم بیجاپور ـ جب عالمگیر سخت
بیمار ہوی تو کام بخش کو بیجاپور اور اعظم شاہ کو مالوہ اس نظر سی کہ میری بعد تنازعہ واقع
نہو ہبیجدیا اعظم شاہ ہنوز مالوہ مین داخل نہوا تہا کہ خبر انتقال عالمگیر کے سنکر واپس آیا
اور تخت پر جلوس فرمایا محمد معظم نے کابل سے خبر بیماری عالم گیر کے سنکر کوچ کیا
اثناء راہ مین خبر وفات پہونچی وہین تخت سلطنت پر جلوس فرمایا اور اپنی بہائی اعظم شاہ پر
فتحیاب ہوکر ہندوستان اور دکن کا اقتدار خود حاصل کیا +



محمد معظم ملقب بشاہ عالم بہادر شاہ
بن اورنگ زیب عالم گیر بادشاہ

ولادت ۳۰ ماہ رجب سنہ ۱۰۵۳ ہجری کو بیاق دکن میں ہوئی — غرہ ذی الحجہ سنہ ۱۱۱۸ ہجری کو [illegible] میں تخت حکومت پر جلوس فرمایا — ۵ برس ایک مہینے حکمرانی فرما کر ۱۱۲۴ھ میں بقضائے الٰہی رحلت کر گئے عالم بقا ہوئے مقام مہرولی نواح دہلی میں مدفون ہوئے ✦

مدفن محمد معظم ملقب بشاه عالم بهادر شاه



تاریخ وفات

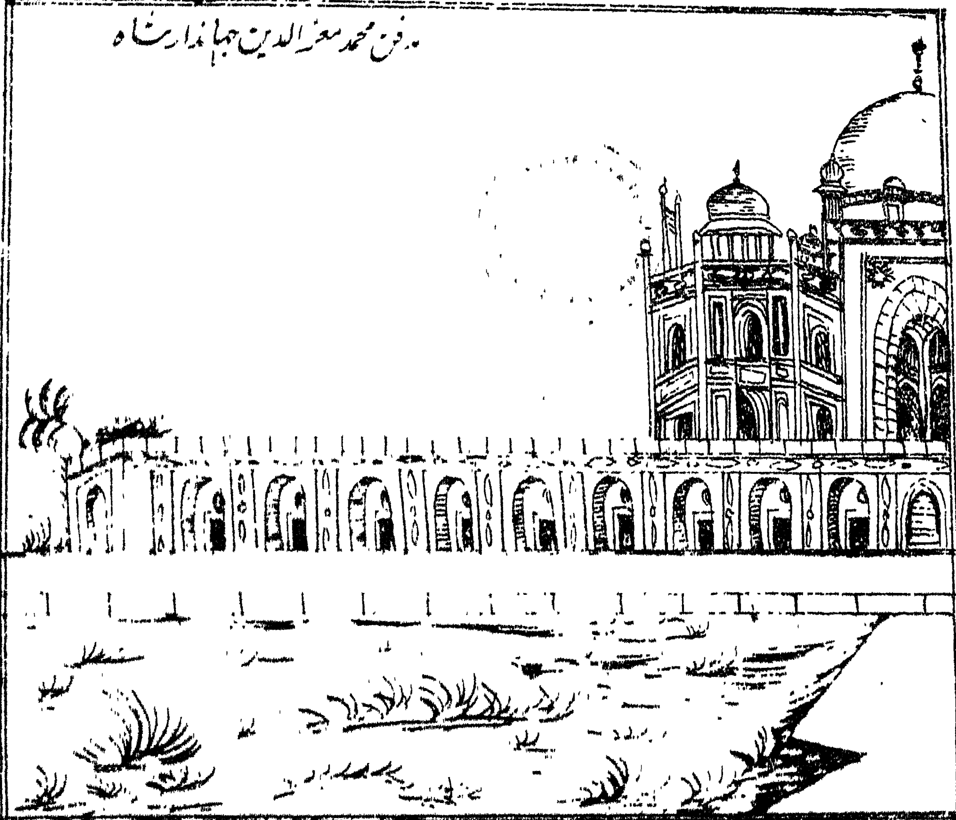
درو فاتش بی سرو بی باشند + فیض و فضل و نعمت و عدل و کرم + ــ ۷۰ برس اور چہ مہینے کی عمر تہی ــ مذہب انکا شیعہ تھا فیاضی اور رحم دلی حد سے زیادہ تہی ــ رعایا کی آسایش کی واسطی مرہٹونکو چوتہہ بخشدی تہی تاکہ ملک مین امن رہی ــ انکی عہد مین سکہون کی شورش برپا کی مختصر حال یہہ ہے کہ بابر شاہ کے زمانہ مین ایک فقیر گرونانک نے چاہا تہا کہ جملہ ہند و مسلمان کو اپنے مذہب پر قایم کردیجئے مگر اوسکے پیش نہ گئے ــ بلکہ سب سے بندا جیلہ گوبند سنگہ نے اپنا نام گوبند سنگہ ظاہر کرکے ہمراہ سکہان سرہند پر قبضہ کرلیا آخر شکست فاش پاکر بہاگ گیا +



محمد معزالدین جہاندار شاہ

بن شاہ عالم بہادر شاہ

۱۰ ر رمضان المبارک سنہ [illegible] ہجری کو اضلاع دکن مین پیدا ہوی — ۲۱ ر محرم الحرام روز شنبہ سنہ ۱۱۲۴ ہجری کو دہلی مین جلوس فرمایا تاریخ جلوس معزالدین غازی چونکہ بر تخت + بفزود بے رونق جمشید + چہ خوش سال جلوسش ز سر داد + بشیر غیب بامن گفت خورشید + — ۱۰ مہینے ۳ روز بادشاہت کرکے ۹ ر محرم الحرام سنہ ۱۱۲۵ ہجری کو بمقام دہلی جان بحق تسلیم ہوئے +



تاریخ وفات

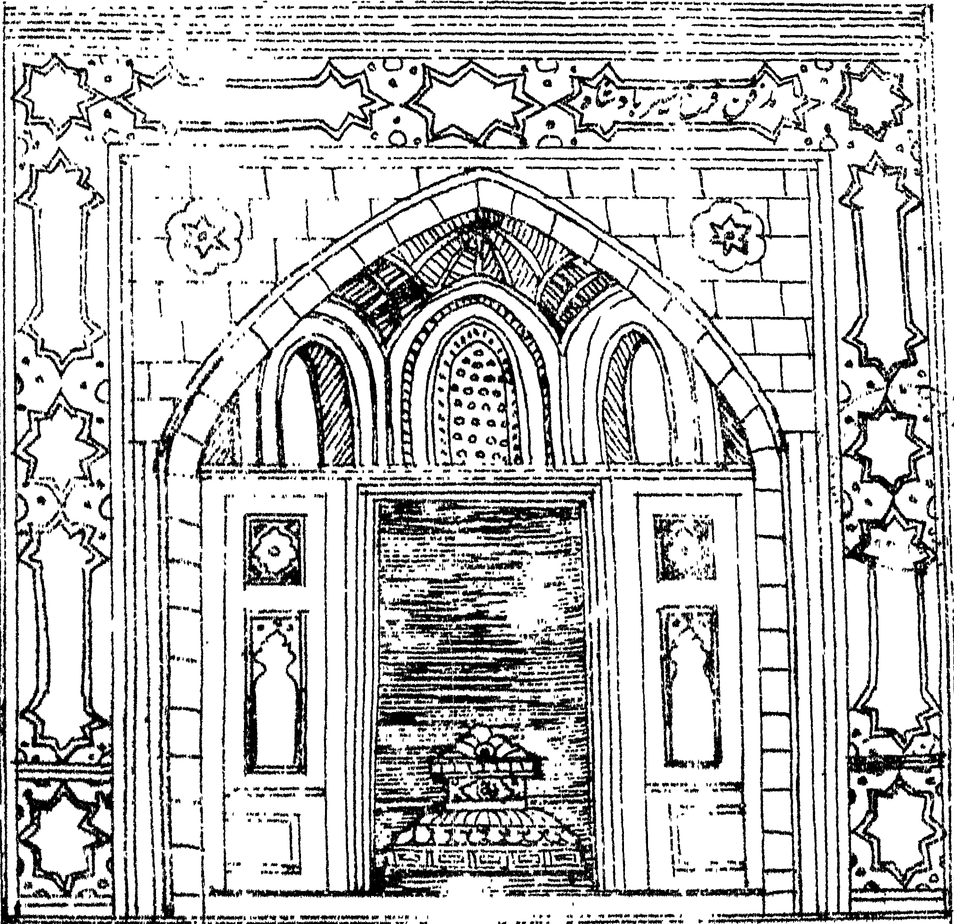
فرار کرد چو فرخ سیر بحکم قضا ✢ اسیر گشت و شہید از جفای چرخ برین ✢ سنین
سانحہ ہاتف بگوش من فرمود ✢ بردحیف جہاندار شاہ معز الدین ✢ — مقبرہ ہمایون
نواح دہلی مین دفن ہوئی — عمر انکی ۵۲ برس ۳ مہینے ۲۰ روز کے تھے — یہہ چار بیٹے
تھے جہاندار شاہ محمد اعظم رفیع القدر خجستہ اختر بعد وفات شاہ عالم باہم
بابت سلطنت کی جدال و قتال رہا — آخرکار جہاندار شاہ باعانت نواب ذوالفقار خان تخت سلطنت پر بیٹھے مگر
انتظام ہو نسکا — فرخ سیر پسر عظیم الشان نے باامداد سید عبداللہ و سید حسین جہاندار کو شکست دیکر سلطنت پر جلوس فرمایا ✢



جلال الدین محمد فرخ سیر بن عظیم الشان بن بہادر شاہ بادشاہ

ولادت باسعادت انکی ۱۸ ۔ رجب المرجب روز پنجشنبہ سنہ ۱۰۹۵ ہجری کو دا ء دکن اور بقولے دہلی مین ہوئے ۔ ۲۳ ۔ ذیقعد سنہ ۱۱۲۴ ہجرے کو دہلی مین اور بقولے پٹنہ مین جلوس فرمایا

تاریخ جلوس شاہ فرخ سیر کہ افسر او + آفتاب سپہر مملکت ست + گفت ہاتف کہ سال سلطنتش + آفتاب کمال سلطنت است + ۶ برس ۳ مہینے ۱۱ روز حکمرانی فرماکر ۹ ۔ ربیع الاولی سنہ ۱۱۳۱ ہجری کو بمقام دہلی رحلت فرمائے ۔

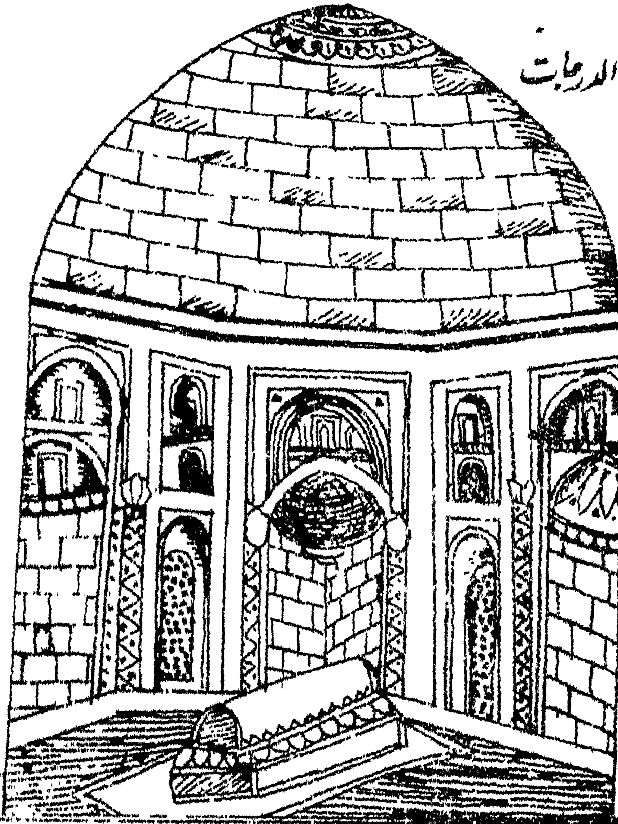


مقبرہ ہمایون نواح دہلی مین مدفون ہوی — عمر انکی ۳۵ برس ۸ مہینے ۲۰ روز کی تہی
انکی عہد مین انگریز ہندوستان مین آئے — سید عبد اللہ اور سید حسین نی انکو قتل کر کی
عالمگیر بادشاہ کے پوتے رفیع الدرجات کو تخت نشین کیا پانچ مہینے سلطنت کر کر
مر گیا — بعد اوسکے رفیع الشان کو تخت حکومت پر بٹہایا وہ بہی تین مہینے حکمرانی کر کے
مر گیا — آخرش روشن اختر پوتے عالمگیر کو تخت پر بٹہایا اسنے تخت نشین ہو کر اپنا نام
محمد شاہ رکہا —



رفیع الدرجات محمد ابو البرکات بن
شاہزادہ رفیع الشان بن بہادر شاہ بادشاہ

۷ جمادی الثانی سنہ ۱۱۱۱ ہجری کو دہلی میں تولد ہوئی — ۹ ربیع الثانی سنہ ۱۱۳۱ ہجری کو دہلی میں
تخت حکومت پر بیٹھے — تاریخ جلوس نشست تخت چون رفیع الدرجات + گوئی
بر عرش سر کشید از عرفات + پیر خردش چو دید با فر و شکوہ + تاریخ آمد لقب رفیع الدرجات
۳ مہینے ۱۱ روز حکمرانی فرما کر ۲۰ رجب المرجب سنہ ۱۱۳۱ ہجری میں رہگرائے عالم
بقا ہوئے مقبرہ ہمایون شاہ دہلی میں مدفون ہوئے —



مدفن رفیع الدرجات

تاریخ وفات

چون جان شہنشہ رفیع الدرجات + رہ جست بسایۂ نہال طوبی
رضوان بدر بہشت اقدام کنان + گفتا خلد برین مقام ماوی

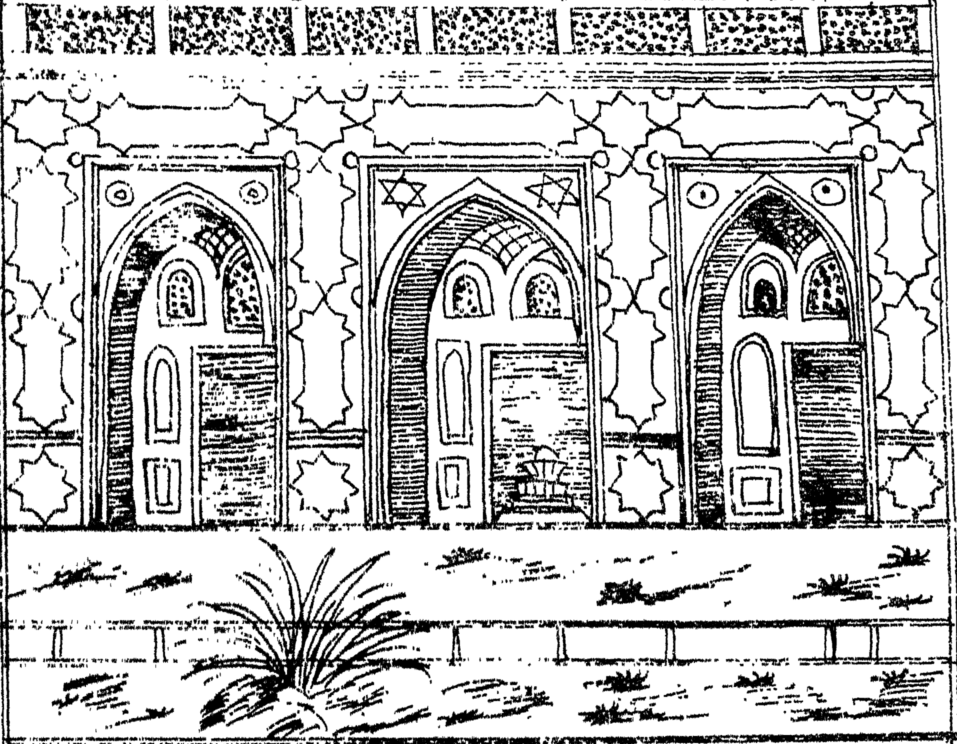
عمر انکی ۲۰ برس ۱ مہینے ۱۳ روز کے تہے —



شمس الدین رفیع الدولہ بن رفیع الشان بہادر شاہ بادشاہ

۵ ماہ صفر المظفر سنہ ۱۱۱۳ ہجری کو دہلی مین پیدا ہوئے - ۲۰ ماہ رجب المرجب سنہ ۱۱۳۱ ہجری کو
دہلی مین جلوس فرمایا **تاریخ جلوس** تا رفیع الدولہ شد شاہ جہان + برسان بابد
دینار و درم + احسن اللہ از پئے سال جلوس + زد رقم زیبا خلافت نزد رقم
۳ مہینے ۲۸ روز سلطنت کرکے ۱۷ ماہ ذیقعد سنہ ۱۱۳۱ ہجری کو بمقام دہلی رحلت
فرمائے مقبرہ ہمایون نواح دہلی میں دفن ہوئے -

مدفن شمس الدین بادشاہ



تاریخ وفات

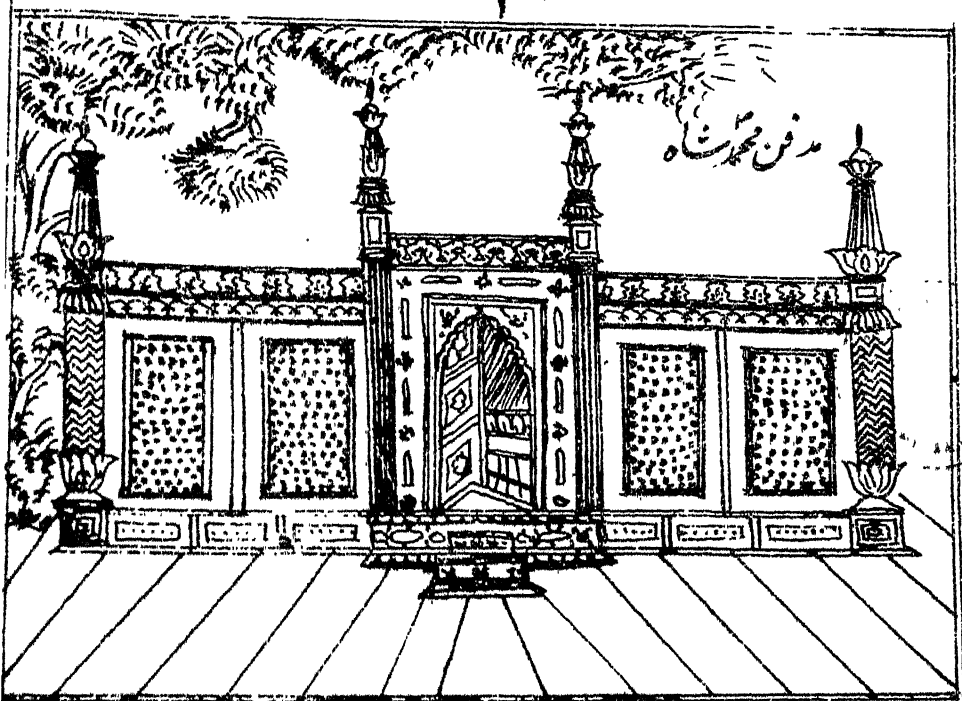
شد رفیع الدولہ را مسکن تراب   سال فوتش دان بود شاہی خراب

عمر انکے ۱۰ برس ۴ مہینے ۱۳ روز کے تھے ۔



روشن اختر ابو الفتح محمد شاہ بادشاہ بن محمد معظم بادشاہ

ولادت انکی بمقام شہر گڈہ ۲۶ ربیع الاول اور انتقال ۲۴ صفر سنہ ۱۱۶۱ ہجری کو ہوئی - ۱۳ محرم الحرام سنہ ۱۱۳۱ ہجری کو دہلی میں تخت حکومت پر جلوہ افروز ہوئی - تاریخ جلوس شدہ کشورستان چون روشن اختر ... آمد فروغ شب ... او ... درین بود ... تاریخ جلوسش + سریر آرای جاہ و دولت آمد سال تاریخش + ۹ برس ۴ مہینے ۱۰ روز بادشاہت کر کے ۱۱۶۱ ہجری مین بمقام دہلی رحلت پائی ... درگاہ حضرت سلطان المشائخ مین دفن ہوئے -



تاریخ وفات

[illegible]

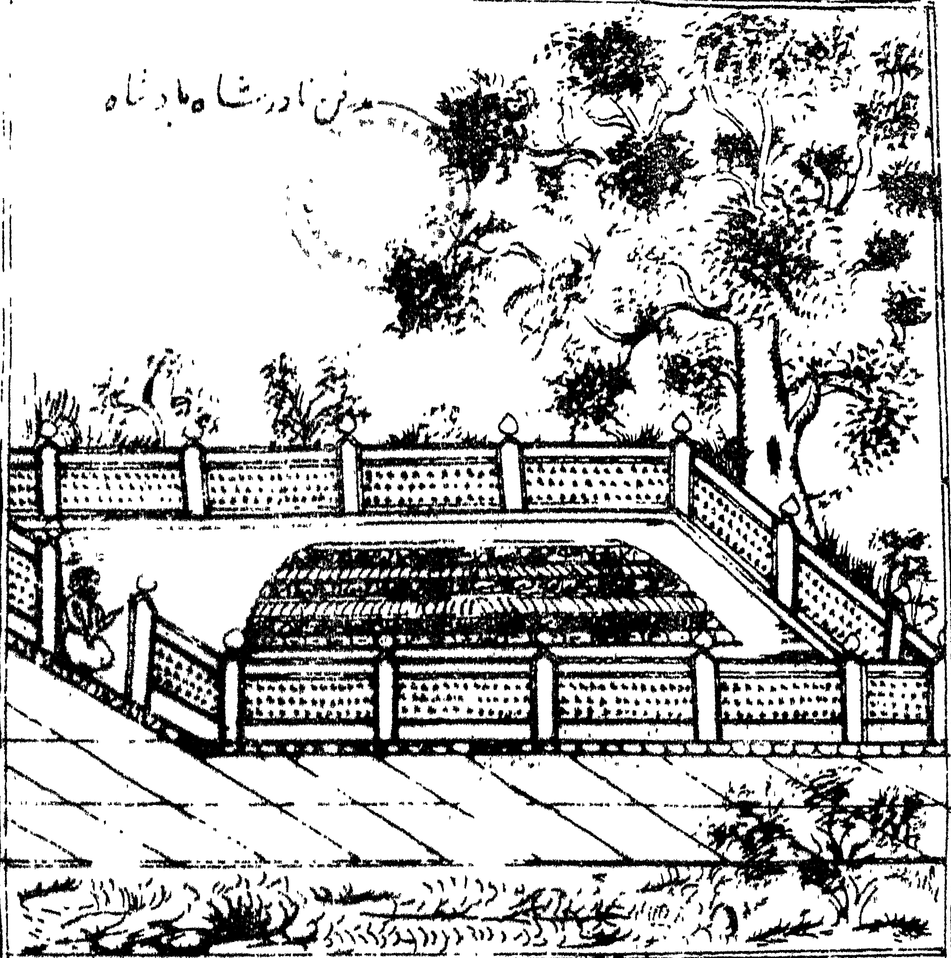
[illegible]

عمر انکے ۴۷ برس ایک مہینی ایک روز کے تھے



نادر شاہ بادشاہ بن امام قلی بیگ

ولادت باسعادت انکی سنہ ۱۰۹۹ اور بقولے سنہ ۱۱۰۰ ہجری کو مقام بلدہ الی وردین ہوئی - سنہ ۱۱۴۸ ہجری کو جو ملقان محالات آذربائیجان مین جلوس فرمایا تاریخ جلوس بریدیم از مال و از جاہ طمع + تاریخ اخیر نے ماوقع + مدت سلطنت کا حال کچھ معلوم نہین کہ کسقدر مدت تک حکمرانی کی - جمادی الاولی سنہ ۱۱۶۰ ہجری مین بمقام مشہد مقدس رحلت فرمائی عمر انکی ۶۳ برس اور بقولی ۵۸ برس کی تھے



وفات

اپنے ملازمان کے ہاتھہ سے شربت شہادت نوش فرما کر مسند مقدس

میں آرام گزین ہوئی افسانۂ ظلم و ستم

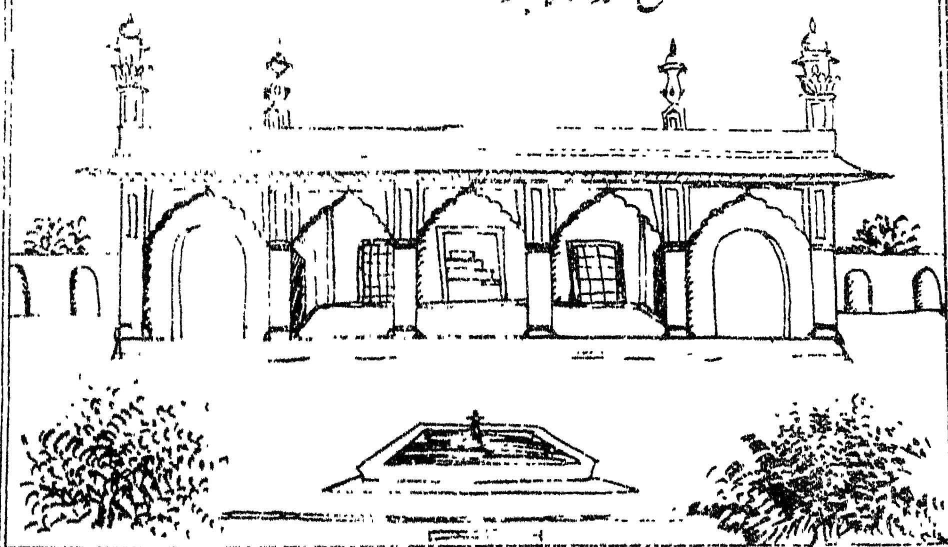
انکی کا گوش زد ہر خاص و عام

ہے فقط



مجاہد الدین محمد ابو نصر احمد شاہ بادشاہ بن محمد شاہ بادشاہ

۲۷ ربیع الثانی ۱۱۳۸ ہجری روز شنبہ کو قلعہ دہلی میں متولد ہوئے — ۱۱۶۱ ہجری میں بمقام پانی پت جلوس فرمایا تاریخ جلوس چو آن شاہ جوان بخت از سر تخت + چو خورشید از فلک بنمود جلوہ + خرد سال جلوسش بر لب آورد + سریر سلطنت افزود جلوہ + ۶ برس ۳ مہینے ۳ روز حکمرانی فرما کر ۱۱۸۸ ہجری کو دہلی میں وفات پائی



تاریخ وفات

برلبست چون نجابد دین رخت زندگی + ہرکس ز سرشک نو مژگان خویش سفت +

ہاتف برای سال وفاتش بعید بکا + سال وفات سال سال وفات ماہی ماتی گفت

قدم شریف نواح دہلی مین دفن ہوی - انہون نی صفدر جنگ وزیر کو بباعث نفرت

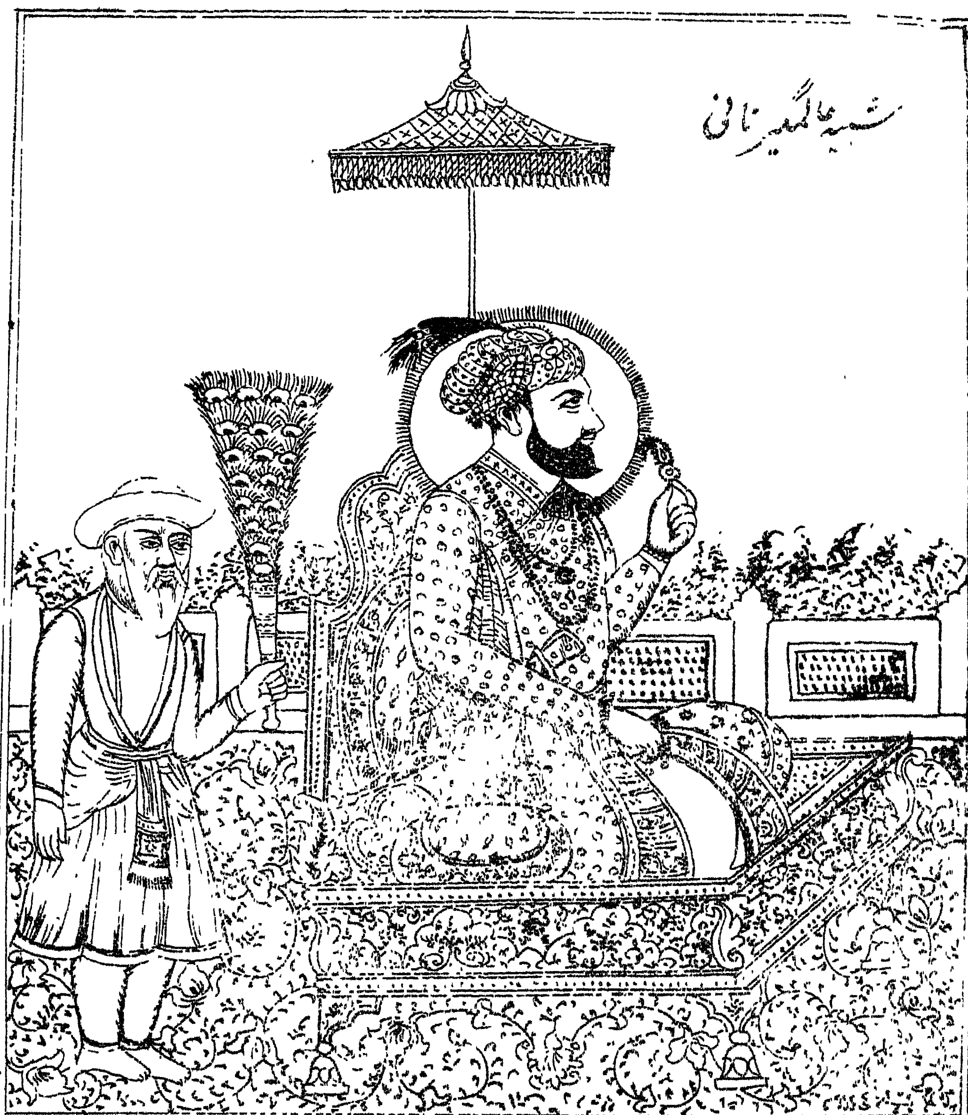
کی موقوف کرکر غازالدینخان نبیرہ نظام الملک کو عہدہ وزارت عطا فرمایا مگر یہ

بہی ازحد نالایق نکلا اسکے واسطی یہی تجویز معتوفی ہوی چنانچہ اسنے اپنی موقوفی

کے تجویزسے آگاہ ہوکر ہولکر مرہٹہ کے مددسی بادشاہ کو قید کیا اور آنکہومین

سلائی نیل کی پہروا کر عالمگیر ثانی کو تخت نشین کیا عمر حضرت احمد شاہ کے

۵۰ برس ۳ مہینے ۱۳ روز کے تہے -



عرش منزل عزیز الدین عالمگیر ثانی ابن محمد عزیز الدین جہاندار شاہ بادشاہ

ولادت انکی سنہ ۱۰۹۹ ہجری کو قصبہ ملتان مین ہوئی — ۱۰ شعبان المعظم روز شنبہ سنہ ۱۱۶۷ ہجری کو

شاہجہان آباد مین تخت حکومت پر جلوس فرمایا تاریخ جلوس ۵ برس ۷ مہینے ۲۸ روز

بادشاہت کرکر ۸ ربیع الثانی سنہ ۱۱۷۳ ہجری روز پنجشنبہ کو دہلی مین انتقال فرمایا



تاریخ وفات

شاه عالی نسب عزیز الدین ❊ کشته بود چو از بہمت جانی ❊ گفت ہاتف چو رفت در جنت ❊ داور
عرش ملک صد رای ورای ❊ مقبره ہمایون مین دفن ہوی - سن شریف ۵۵ برس چند روز کا تہا
انکی عہد مین سلطنت کو تنزل تہا - ایکمرتبہ پٹہانون نی ملتان اور لاہور پر قبضہ کرلیا اور
روہیلون اور مرہٹون نی خوب لوٹ کہسوٹ کی - پہر احمد شاہ بادشاہ تشریف لائے
انہون نی دہلی کو خوب لوٹا کروڑون روپیہ کا مال نقد وجنس جواہرات وغیرہ لیکر ایک سردار
واسطی اعانت بادشاہ کے پاس چہوڑ کر روانہ ولایت ہوی - بعد اوسکی غازی الدین خان نے
بامداد مرہٹون کی بادشاہ کو قتل کیا اور نعش اوسکی دریای جمن مین ڈلوا دی اور غدر بپا
ہوگیا تو پہر چوتہی بار احمد شاہ ہندوستان مین آئی اور مرہٹون کو شکست دیکر علی گوہر یعنی
شاہ عالم بیٹی عالمگیر کو تخت سلطنت پر بٹہا کر روانہ ولایت ہوئے -



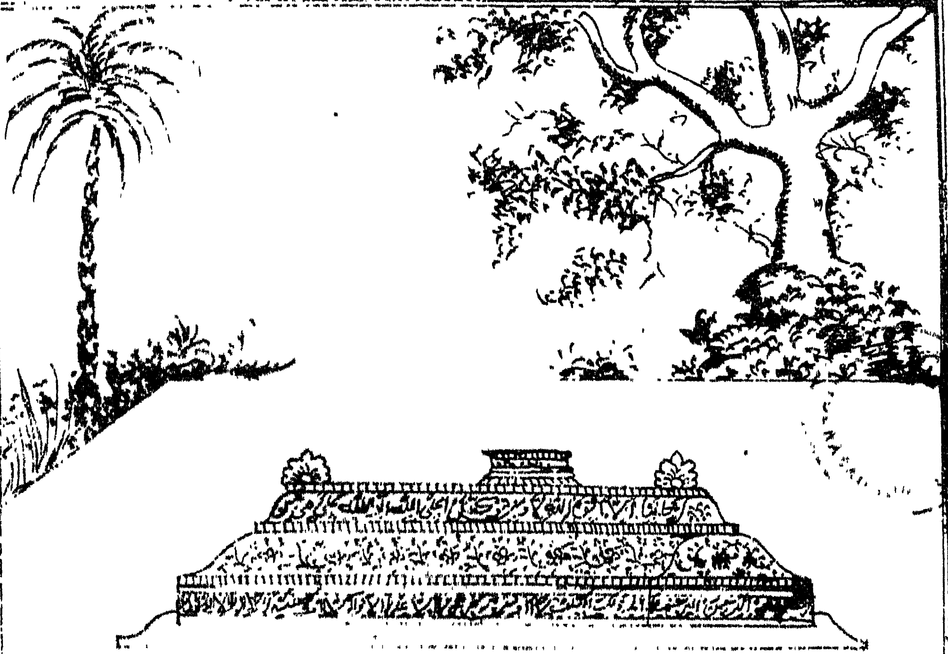
احمد شاہ درانی بن محمد زمان

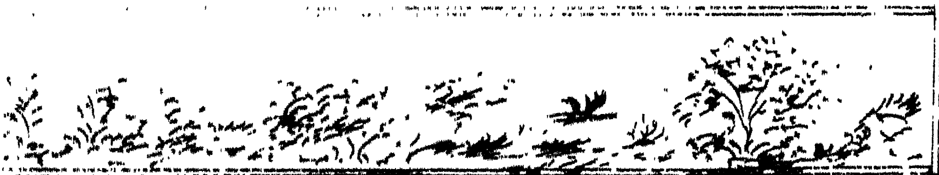
خلد ملتان میں پیدا ہوئے ۱۱۶۰ ہجری کو قندہار میں تخت حکومت پر جلوہ آرا ہوئے تاریخ جلوس

چو بنشست احمد شہ نامدار + بہ تخت خلافت بصد عظم و شان + ندا زد و بشیرم ز سال جلوس

بسرتا بپا این ہند و جہان + ۱۱۸۶ ہجری کو قندہار میں وفات پائی —

مدفن احمد شاه درانی





تاریخ وفات

چو احمد شاه درانی ز دنیا + بملک جاودانی ره گرا شد + خرد گفت از سر هیهات

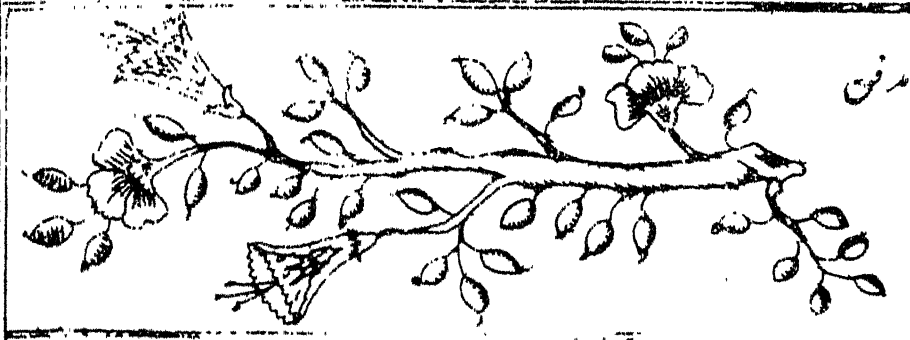
تاریخ + باقلیم عدم فرمان روا شد + سنه ۱۱۸۶ هجری نبوی

شبیہ تیمور شاہ بن احمد شاہ



تیمور شاہ بن احمد شاہ درانی

تاریخ و محل ولادت کا حال معلوم نہوا - سنہ ۱۱۸۶ ہجری کو قندہار مین تخت نشین ہوئے -
تاریخ جلوس چو تیمور شہ گشت رونق فزا + بر اورنگ دولت بصد اقتدار + بشیر
از سر بذل فرمود سال + الٰہی بود تا ابد شہریار + ۲۳ برس حکمرانی فرما کر بہ طول
سنہ ۱۲ ہجری کو کابل مین انتقال کیا مختصر -



تاریخ وفات

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سنہ ۱۲ ہجریہ

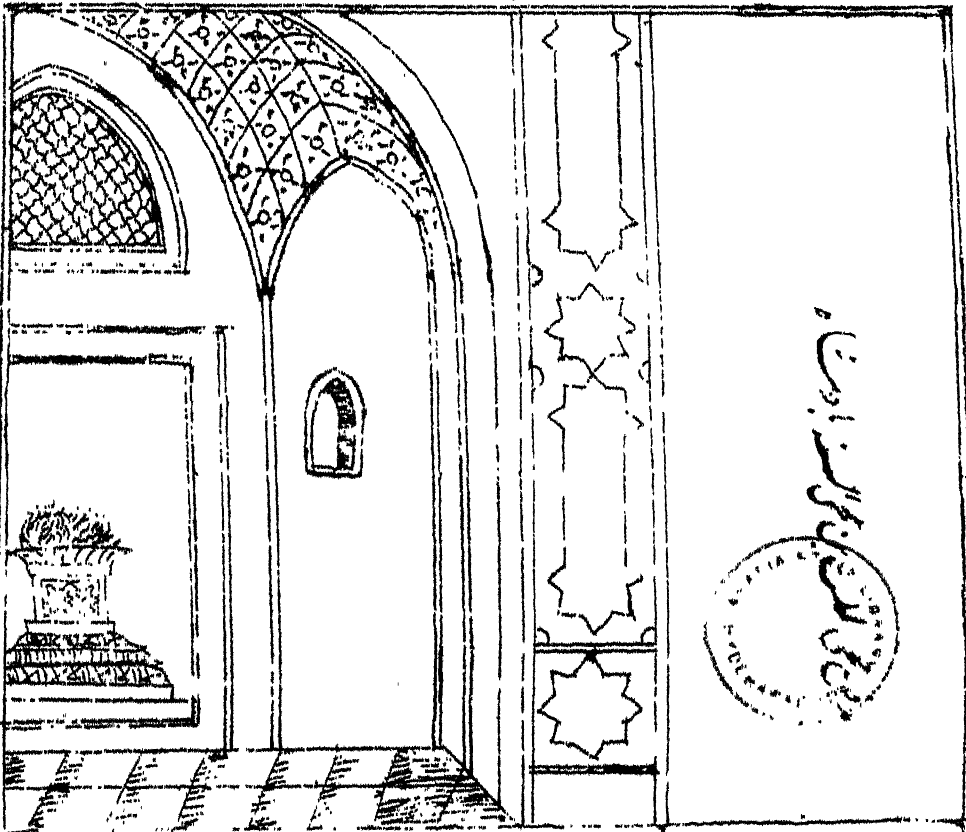


محی الملت بن محی السنہ بن میرزا کام بخش بن اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ

نو محلہ ارک دار الخلافہ شاہجہان آباد مین متولد ہوی - سنہ ۱۱۷۳ ہجری کو ارک مین جلوس فرمایا

تاریخ جلوس میرزا محی ملتہ ابن محی السنہ + بنشست چون بعظمت بر تخت گورگانیہ

سال جلوس نغز گفت از سر ہدایت + والانسب محمد شاہ جہان ثانے +



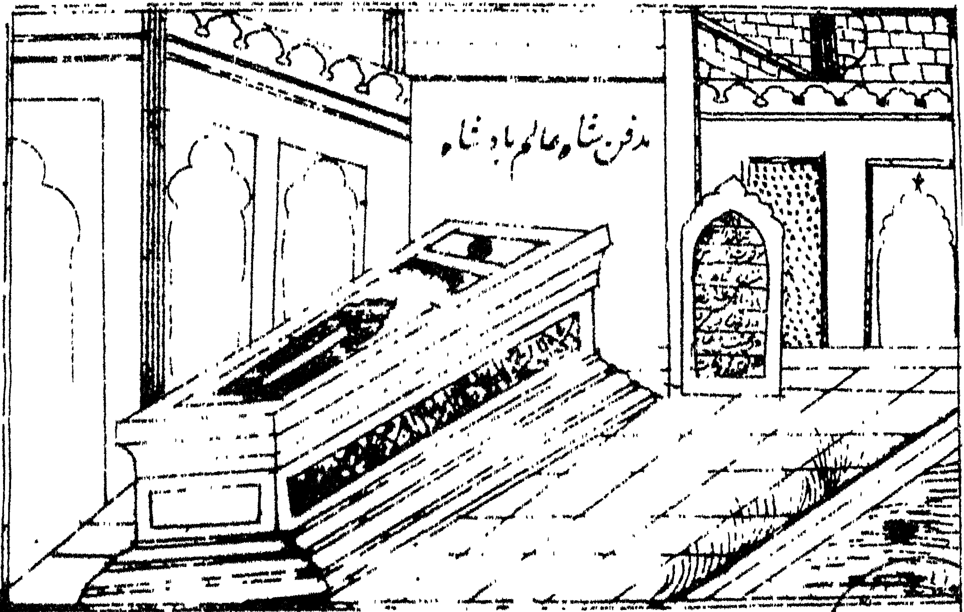
تاریخ وفات

۹ صفر سنہ ۱۱۷۳ ہجری سے کو دہلے مین قضا کے مقبرہ ہمایون مین دفن ہوئے۔



فردوس منزل ابوالمظفر جلال الدین شاہ عالم ثانی بادشاہ بن محمد عزیز الدین عالمگیر ثانی

ولادت باسعادت انکی ۱۷ ماہ ذیقعد سنہ ۱۱۴۰ ہجری کو الہ آباد مین ہوی - ۴ ماہ جمادی الاول سنہ ۱۱۷۲ ہجری کو الہ آباد مین تخت سلطنت پر جلوس فرمایا تاریخ جلوس سال اجلاس شہ عالی گہر + بر سر سلطنت باصد وقار + احسن اللہ از سر الہام گفت + شاہ شاہان بادشاہ باوقار +
۴۸ برس ۴ مہینے ۳ روز حکمرانی فرماکر ۷ ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۲۲۱ ہجری کو دہلی مین انتقال کیا +



تاریخ وفات

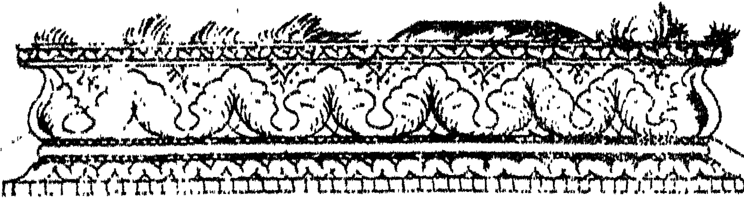
حضرت فردوس منزل شاہ عالم بادشاہ + رفت زین دار فناؤ کرد جنت مقام +
سال تاریخ وفات آن شہ عالی گہر + دل ز روی نالہ گفتا ہفتم شہر صیام +
قصبہ مہرولے نواح دہلی جنت مزار حضرت قطب الاقطاب مین دفن ہوئے۔
مدت عمر ۸۰ برس ۹ مہینی ۲۰ روز کے تہتے غلام قادر روہیلی نی انکی آنکھین
نکلوا کر قید کیا ۱۸۰۳ عیسوی مین سرکار انگریزی سی ایک لاکھ روپیہ ماہوار
انکا بطور پنشن کی مقرر ہو گیا چنانچہ عہد بہادر شاہ بادشاہ تک سلسلہ پنشن کا جاری رہا



بیدار شاہ بادشاہ بن احمد شاہ بادشاہ

سنہ ۱۱۶۱ ہجری کو نو محلہ دار الخلافہ شاہجہان آباد مین متولد ہوی - سنہ ۱۲۰۲ ہجری کو دہلی مین جلوس فرمایا - تاریخ جلوس بدہلی آمدہ چون کرد فتنہ برپا + غلام قادر لعنت زدہ نمک بحرام + ز نو محلہ بر آورد یک سلاطینی + کہ بخت خفتہ و بیدار شہ غلط بعوام + نکرد گوش بجز یکی کہ او نمودہ بیان + نشاند بر سر تختش بزور و جبر تمام + دلم بخواست کہ فرحت بتجنہ ہستی + کند نگارش سال جلوس آن ناکام + بگفت از سر سوداش ہاتف غیبی + کہ شاہ شد بجہان ناحق از براے نام + جو ہمین بیدار بادشاہ گر کر سنہ ۱۲۰۲ ہجری مین

مدفن بیدار شاہ بادشاہ



تاریخ وفات

وای بیدار شاہ خفتہ نصیب + سلطنت را دو ماہ داو نظام + شد اسیر و بہ تیغ

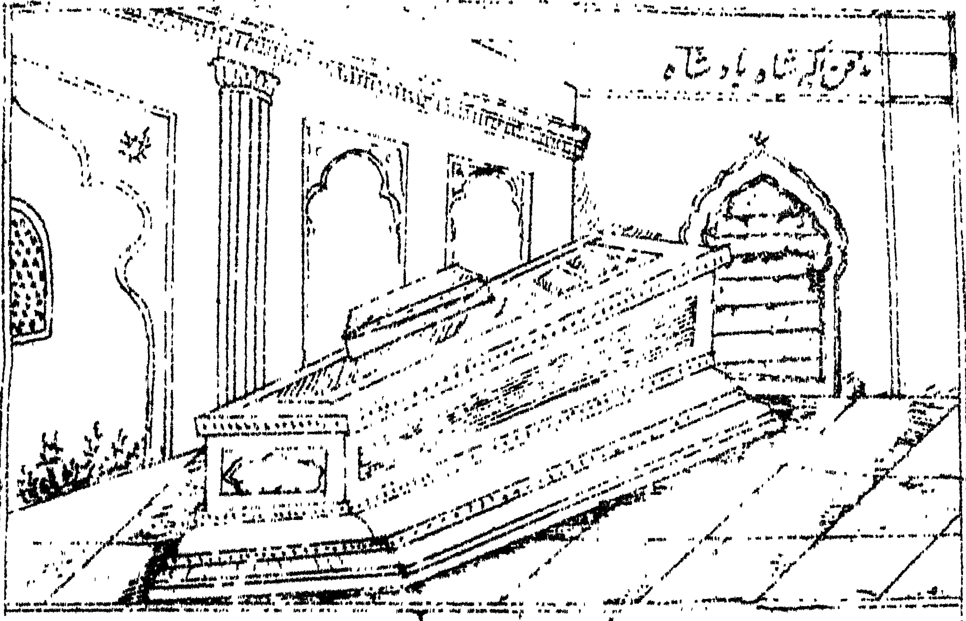
بعد دو ماہ + با برادر شہید شد ناکام + سال این سانحہ چو بر جستم + از دی

خرد بصد ابرام + از سر قدر یابن دلگیر + گفت ہاتف بخلد کرد آرام +

عمر انکے ۲۴ برس کی تھی ـــ نواح دہلی مین مدفون ہوے ـــ



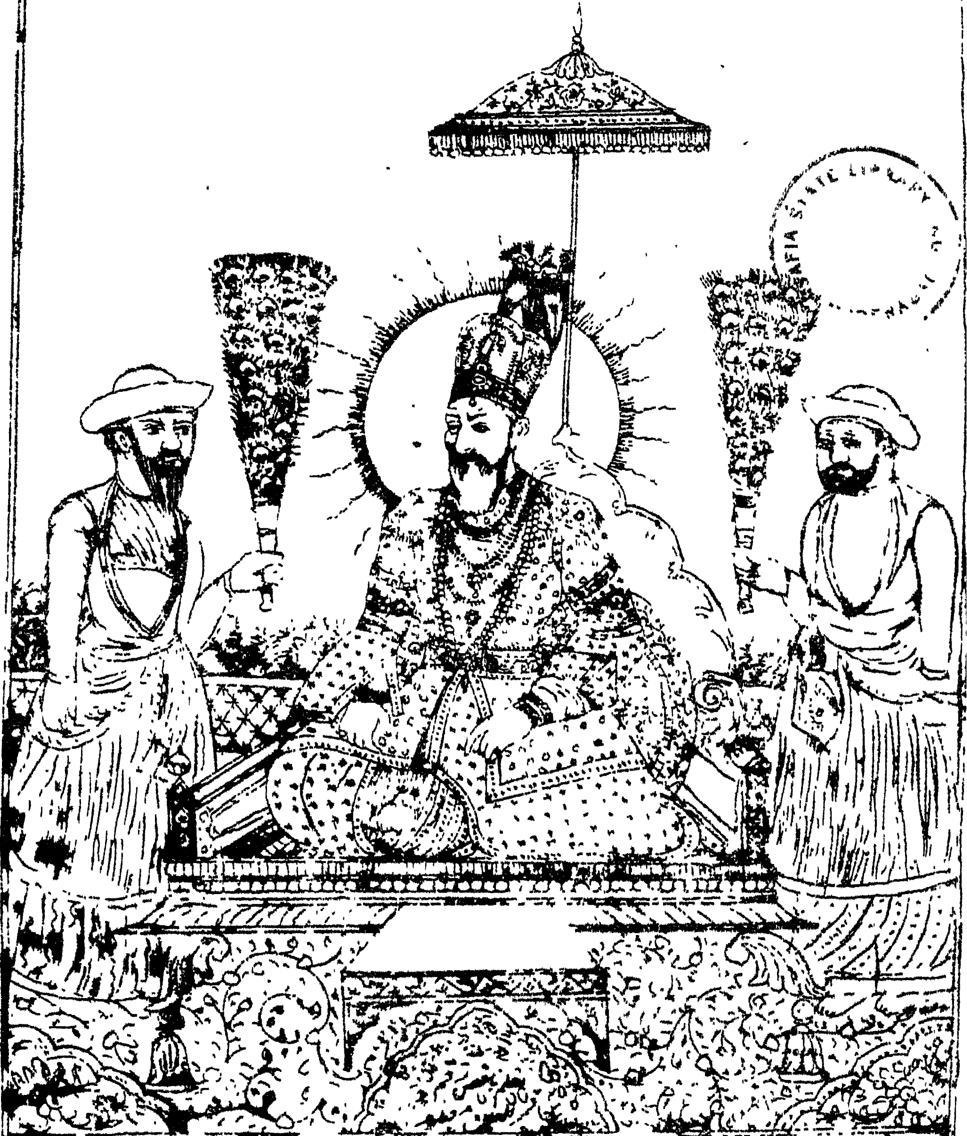
عرش آرامگاہ ابو نصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بادشاہ بن ابو المظفر جلال الدین شاہ عالم ثانی بادشاہ
سنہ ۱۱۷۳ ہجری کو موضع ایوان مکند پور میں پیدا ہوئے۔ ۷ رمضان المبارک سنہ ۱۲۲۱ ہجری کو دہلی میں
جلوس فرمایا۔ تاریخ جلوس برجو کر و لباس خلافت اکبر شاہ + بشرف دولت و اقبال عزت و ناموس
سروش غیب زروی بدیہہ یکتا گاہ + جہیز عشرت پرویز گفت سال جلوس + ۳۱ برس
و مہینے ۲۱ روز سلطنت کرکر دہلی میں وفات پائی۔



تاریخ وفات

چون برفت از جہان شہ اکبر + شد سیہ آسمان زد و جگر + پای شاہی شکست و آمد گفت سال تاریخ او غنم اکبر + درگاہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ مین دفن ہوی - عمر انکی ۷۹ برس ۲ مہینے ۲۱ روز کی تہی اور انکی حکومت صرف قلعہ معلی کی بلند رہتی مگر سرکار انگریزی قدر و منزلت انکی مثل بادشاہان ذوی الاقتدار کی کرتی تہی انکی عہد مین حکومت سرکار انگریزی تا بہ لاہور ہو گئے -

شبیہ بہادر شاہ بادشاہ



ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ بن ابو نصر معین الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ

ولادت باسعادت ملی ۲۹ شعبان المعظم سنہ ۱۱۸۹ ہجری کو دہلی میں ہوی — ۲۸ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۳
ہجری کو تخت نشین ہوے — تاریخ جلوس از نشہ دولت بہادر شاہی + شد پر زمی ظہر باغ دہلی + بنشست بتخت
دولت روز افزون + نزہت بفزود در باغ دہلی + تاریخ جلوس آن شہ والا قدر + آمد بلب خرد چراغ دہلی +
سنہ ۱۲۷۹ ہجری مطابق سنہ ۱۸۶۲ وفات بمقام رنگون قید فرنگ میں قضا کی اور وہیں دفن ہوی

تاریخ وفات

سراج دین بو ظفر مسافر دہ سوی جنت ہوا + وانہ + کہ جسکی بابت میں خوشی سی چہلکتا تہا
ایاغ دہلی جلوس کا سال ہی سو اب بہی مطابق اسکی + سروش غیبی نی سال رحلت کہا
بجہا ہی چراغ دہلی + ان پر خلافت کا خاتمہ ہوا اگر یہہ حال اسکا طول طویل ہی مگر
مختصر یہہ ہے کہ ۱۸۵۷ع مین اکثر ہندوستانی فوج سرکار انگریزی نی براہ کوتہ اندیشی
و نمکحرامی کی بغاوت اختیار کی اور دہلی مین مجتمع ہو کر بادشاہ کو معہ حوشیان شاہی کے
استمالک کیکر آمادہ فساد کیا اور بعض مقربان شاہی نی بہی ہمزبانی و مصلاح باغیان کے
انواع اقسام کی فتور اٹہائی اور بادشاہ کو مرتکب فساد کرکے اکثر انگریزون اور اون کے
زن و بچون کو سخت بیرحمی اور ناخدا ترسی سی قتل کرایا اور غدر عظیم برپا کرکے لوٹ
کہسوٹ پر کمر باندہی لاکہون باغیون کا اجتماع دہلی مین ہوگیا سرکار انگریزی سے
بمقابلہ پیش آئی تحصیل زر شروع کے نظم و نسق سلطنت کا ہونی لگا اور دلمین سمجہی کہ
تسلط شاہی قرار واقعی ہوگیا ~ حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد روی گل
سیر ندیدیم و بہار آخر شد ناگاہ سرکار انگریزی نی چند فوج وفادار سی دہلی پر
دہاوہ کرکے قبضہ کرلیا اس ہنگامہ مین ہزارہا مخلوق سکنائی شہر چہ امیر و چہ غریب
کردہ و ناکردہ گناہ معرض قتل عام مین آئی باغیون نی جب کوئی صورت مفر کی نہ دیکہی
تو راہ فرار سپر کیا حتی کہ بادشاہ بہی معہ مصاحبین اور رفقای کوتہ بین شہر سے نکل گیا

مقبرہ ہمایوں میں پناہ گزین ہوئی انجام کار ہزاروں نمکحرام تہ تیغ بے دریغ ہو کر اپنی کیفر کردار کو پہنچے
[illegible] ستمبر ۱۸۵۷ء کو بادشاہ بھی گرفتار ہو کر بعد تحقیقات و ثبوت جرم رنگون کو بھیجے گئے
چند روز کے بعد وہیں قضا کر گئے — انا للہ و انا الیہ راجعون

تمت بالخیر

سلسلہ خاندان تیموریہ بطور شجرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ ابن عرش آرامگاہ ابو النصر معین الدین محمد اکبر شاہ
بادشاہ ابن فردوس منزل ابو المظفر جلال الدین عالی گوہر محمد شاہ عالم بادشاہ ابن عرش منزل
ابو الفتح عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی بادشاہ ابن معز الدین جہاندار شاہ بادشاہ ابن ابو المظفر
قطب الدین محمد شاہ عالم بہادر شاہ بادشاہ ابن خلد منزل ابو المظفر محی الدین محمد اورنگ زیب
عالمگیر بادشاہ ابن فردوس آشیانی شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ ابن جنت مکانی
نور الدین جہانگیر بادشاہ ابن عرش آشیانی ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ ابن جنت
آشیانی نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ ابن فردوس مکانی ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ ابن سلطان
عمر شیخ میرزا بادشاہ ابن سلطان ابو سعید میرزا بادشاہ ابن سلطان محمد شاہ بادشاہ
ابن جلال الدین میران شاہ بادشاہ ابن اعظم سلاطین زمان خاقان علیین مکان امیر تیمور
صاحبقران گورگان ابن امیر طراغای ابن امیر برکل نویان ابن امیر ایلنگر نویان ابن امیر انجل
نویان ابن قراچار نویان ابن سوغوچیچن بہادر ابن ایرومجی برلاس بہادر ابن قاچولی بہادر
ابن سلطان تومنہ خان ابن سلطان بایسنغر خان ابن قائدو خان ابن سلطان دوتومنین
خان ابن سلطان بوقا تمان ابن سلطان بوزنجر خان ابن ملکہ ملکی صفات مریم درجات

الغفواہنت سلطان جونیہ خان ابن سلطان یلدوز خان ابن سلطان منقلی خواجہ ابن تیمور تاش از نسل قیات ابن ایل خان ابن تنگر خان ابن منگلی خان ابن یلدوز خان ابن آئی خان ابن کن خان ابن آغوز خان ابن قرا خان ابن مغلخان ابن النجہ خان ابن کیوک خان ابن دیبتا قوی خان ابن ایلجہ خان ابن ترک ابن یافث ابن نوح علیہ السلام ابن لمک ابن متوشلخ ابن یرد ابن مہلائیل ابن قینان ابن شیث ابن حضرت ابوالبشر آدم علیہ التحیۃ والسلام فقط

منت تمام شد * کار من نظام شد

ہرچند کہ شہر دہلی قبل از غدر ہشتاد سالہ روی زمین پر ایک نمونہ بہشت کا تہا باوجودیکہ وہ عمدہ لوگ صاحب کمال کہ جو باعث رونق اور سبب زینت اس شہر کی تہی رہگرای عالم بقا ہوی عمارت نامی اور مکانات گرامی بعض بعض منہدم ہین لیکن اگر بہ نظر غور دیکہا جاتا ہی تو نسبت اور شہرون کی یہہ شہر بہشت نہین تو اعراف ضرور ہی اب بہی بعض بعض صاحب کمال اور اہل ہنر یحجال ہیاہ بطور یادگار زمانہ سابق موجود اور مغتنمات سی ہین چنانچہ اونکا حال مختصر احید سطور مین درج کیا جاتا ہی فقط

مرزا ہدایت افزا بہادر عرف مرزا الٰہی بخش صاحب شاہزادہ

جناب فیضمآب مہر سپہر جاہ و جلال خورشید آسمان دولت و اقبال گوہر درج سخاوت نیر برج شرافت شمع شبستان مروت چراغ بزم ثروت مسند نشین دولت خداداد عظمت بنیاد اقبال نژاد صاحب عالم و عالمیان [illegible] آفاق مرزا ہدایت افزا عرف مرزا الٰہی بخش صاحب بہادر شاہزادہ — انکی رفعت شان کی سامنی بلندی آسمان کی کمتر ہی اور حشمت و اقبال کی آگی جاہ سکندر و دستگاہ دارا ادنی تر ہے انکے دولت عمیق کو دیکہکر قارون اپنی تہیدستی پر حیران ہی اور انکی افراط بخشش کو دیکہکر ابر نیسان اپنی بیمایگی پر گریان ہے سخاوت حاتمانہ اور شجاعت رستمانہ حضرت کی تمام عالم مین مشہور ہی فی زمانہ ذات بابرکات جناب کی ایک یادگار خاندان تیموریہ ہی سرکار انگریزی سی دو ہزار روپیہ بجلدوی نمک خیر خواہی ایام غدر کے پاتی ہین وہی روزمرہ کے صرف مین کشمکش لاتے ہین فقط

نواب امین الدین احمد خان بہادر رئیس لوہارو

جناب مستطاب معلی القاب گردون رکاب فلک احتساب جم جاہ زمان سکندر دوران زیب افزای مسند دولت و اقبال جلوہ آرای وسادہ مکنت و اجلال عالی خاندان صاحب عزت و شان نواب محمد امین الدین احمد خان بہادر خلف اکبر نواب جہانبان مآب فخر الدولہ نواب احمد بخش خان صاحب بہادر مرحوم مغفور — شہرہ دادگستری اور آوازہ رعایا پروری انکی کا چار دانگ گیتی مین بلند ہے — عدل اور انصاف انکا منصف حقیقی اور رسول مقبول کو بھی پسندیدہ ہر ادنی و اعلی کیطرف نظر بفلاح ہے ہر کہ و مہ انکی لطف و کرم کا مداح ہے ارکان مروت انپر ختم ہے سچ تو یہہ ہے کہ خلق مجسم ہین فقط —

نواب ضیاء الدین احمد خان بہادر تخلص نیر رخشان

نواب مستطاب معلی القاب مسند آرای عز و جلال جلوہ افزای جاہ بالش مکنت و اقبال فخر خاندان شرف دودمان نواب ضیاء الدین احمد خان خلف الصدق نواب جہانبان مآب گردون جناب معلی القاب فخر الدولہ نواب احمد بخش خان بہادر مرحوم — انکی عدالت گستری اور رعایا پروری نے نام نوشیروان کا مٹا دیا اور سخاوت اور بلندحوصلگی نے قصہ حاتم کا جہان کے دلون سے بھلا دیا — ابر نیسان انکی گہرباری سے عرق آلود انفعال ہے اور دریا انکی جود و کرم سے مالا مال ہے اوصاف حمیدہ انکی بیرون از تحریر اور اخلاق پسندیدہ انکی خارج از تقریر ہین بعنایت الہی فن شاعری مین بھی ملا ثانی ہین فصاحت و بلاغت مین ثانی خاقانی ہین فکر انکی مثل ملایک آسمان پیما ہے اور اندیشہ مانند دعاء مستجاب کے تا عرش رسا علم تواریخ مین دستگاہ کامل ہے مورخان جہانکو انکی ذات بابرکات سے فیض حاصل ہے

نواب محمد مصطفے خان بہادر رئیس جہانگیر آباد

گلدستہ حدیقہ دولت بلبل چمن حشمت زیب... ماہ برج عظمت کوکب چرخ اجلال خورشید گردون اقبال عالی مرتبہ والا شان نواب محمد مصطفی خان خلف الرشید عظیم الدولہ سرفراز الملک نواب محمد مرتضی خان بہادر مظفر جنگ مرحوم — انکے خوبیونکا حال تحریر مین لانا آب دریا کو پیمانہ سے ماپنا ہے انکے کمالات کا بیان حوالہ قلم کرنا ... انکے رفعت شان آسمان سے ہم پہلو اور انکے رسائی تدبیر تقدیر کے ساتھ ہم بازو ہے انکے سخاوت نے قصہ حاتم کو طی کر دیا اور انکے ہمت مردانہ نے نام رستم کا صفحہ ہستی سے مٹا دیا باایں ہمہ اوصاف ذہن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے مروت اور تواضع حد سے زیادہ ہے — فن شاعری مین بھی بعنایت الٰہی دستگاہ کامل ہے کلام معجز نظام ان کا بکلام انوری وخاقانی مائل ہے تخلص حضرت کا ریختہ مین شیفتہ ہے ... فارسی مین حسرتی انکی مذاق کلام پر اکثر عالم فریفتہ ہے

نواب خواجہ شرف الدین احمد خانصاحب

عندلیب گلستان دولت واقبال بلبل بوستان حشمت و اجلال نوباوہ گلشن مروت نخلبند حدیقہ ثروت حاتم کرم سکندر دوران رستم صفت غضنفر دوران زمان نواب محمد شرف الدین احمد خان خلف الرشید نواب دبیر الدولہ خواجہ زین العابدین خان بہادر مصلح جنگ مرحوم مغفور — جو جو خوبیان اللہ تعالیٰ نے انکی ذات بابرکات مین عطا فرمائی ہین اونمین سے اگر ایک شمہ لکھون تو کیا امکان ہے حسن خوبی کو میزان فکر مین وزن کیا ایک سے ایک برتر اور مطبوع طبایع جہان ہی انکی رفعت شان کے آگے بلندی آسمان کے پست اور دولت وحشمت کی سامنی قارون تنگدست ہی اخلاق مین ہمہ تن خلق کہون تو بجا ہے مروت مین مروت مجسم لکھون تو زیبا ہے — راقم کو اس زبدہ اراکین روزگار کے خدمتمین نیاز بدرجہ غایت ہے اور ادنکے بھی نظر عنایات اور چشم شفقت اس خاکسار پر بمرتبہ نہایت ہے فقط —

نواب محمد نبی بخش خانصاحب

بجامع صفات پسندیدہ مسجمع اوصاف حمیدہ یگانہ عمائد روزگار وحید اراکین شہر و دیار خورشید آسمان دولت و حشمت مہر سپہر خلق و مروت فیض بخش فیاض زمان المخاطب بخطاب مشرف الدولہ نواب نبی بخش خان صاحب خلف الصدق الٰہی بخش خان مرحوم اوصاف انکی خارج از تقریر اور بیرون از تحریر ہین بباعث خیر خواہے سرکار اب بہی حکام عالی مقام مین صاحب عزت و توقیر ہین ؁

حکماے کرام ذوی المجد الاحترام

حکیم محمد احسن اللہ خانصاحب

المخاطب بخطاب احترام الدولہ عمدة الحکما معتمد الملک حاذق الزمان حکیم محمد احسن اللہ خان بہادر ثابت جنگ خلف الصدق حکیم محمد عزیز اللہ خانصاحب مرحوم — اوصاف حمیدہ و اخلاق برگزیدہ انکی خارج از تقریر اور بیرون از تحریر ہین علم اخلاق اور فن طبابت مین لاثانی اور بے نظیر ہین شافی مطلق نے وہ دست شفا عطا کیا ہی کہ جس مریض کی علاج سی مسیحا ہاتہ اوٹھالی وہ حضرت کی ایک نسخہ مین بہلا چنگا ہو جاے ارسطو اور افلاطون انکی زمانہ مین ہوتی تو مجربات جناب کو سرمایہ اپنی کمال کا ٹہراتی — جالینوس انکی عہد مین ہوتا تو بمقتضاے رشک و غیرت اپنی زندگی سی ہاتہ دہوتا — ادنی نسخہ نویس حضرت کی مطب کا علوی خان کی نسخہ پر نام دہرتا ہی ہر ایک شاگرد جناب کا اپنی زعم مین دم عیسی بہرتا ہی حضرت کی دست شفا مین بعنایت الٰہی وہ تاثیر ہی کہ خاک کی چٹکی مین خاصیت اکسیر مریضون سی باخلاق تمام پیش آتی ہین ادنی مریض سی ہمہ تن ملتفت ہوجاتی ہین ہمیشہ بادشاہونکی حضور مین باعزت و توقیر رہے علاوہ معالجہ کی بمصلاح اور مشیر رہی اب بہی بعنایت الٰہی ریاست قرولی مین سات سو روپیہ ماہوار پاتی ہین وہی روزمرہ کی صرف مین لاتی ہین یہ صاحب کمال زہد و تقوی مین یکتاے جہان ہی سن شریف انکا ۷۰ — ۸۰ کی درمیان ہی

حکیم محمود خان صاحب

سر آمد حکماء سر حلقہ اطباء علامہ زمان عالیخاندان حکیم محمود خان خلف الرشید ارسطو فطرت افلاطون حکمت مسیح زمان حکیم محمد صادق علیخان ابن حکیم محمد شریف خان مرحوم یہہ صاحب قطع نظر کمالات طبیبی سی جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول ہی ہین انکی بزرگان والا نژاد کو شاہان سلف سی مناصب ارجمند و مراتب بلند عطا ہوتی رہی ہین یہہ حضرت نبض شناسی اور مرض دانی مین بعدیل و بی نظیر ہین سیکڑوں معاصرین سی انکی ساتہہ یاری مناظرہ نہین امیر ابن امیر ہین معلول المزاجون کے لئے اکسیر ہین —

حکیم قاسم علیخان صاحب

حکمت مآب کمالات اکتساب عیسیٰ دم مسیحا قدم قدوہ کملای زمان زبدہ حکمای جہان حکیم محمد قاسم علیخان خلف الرشید حکیم غلام حسن خان مرحوم ابن حکیم بو علی خان مغفور اس صاحب کمال کی صفت نہ زبان قلم سے ادا ہوسکتی ہے اور نہ حیطہ خیال مین سماسکتی ہے سلسلہ حکمت کا انکی خاندان مین قدیم سے جاری ہے [illegible] جہجر مین بعہدہ طبابت مشاہرہ بیش قرار ممتاز تہے — فی زمانہ حضرت ہی کمیٹی اطبای یونانی مین کہ جو خاص شہر دہلی مین بہ تجویز حکام عالی مقام قرار پائی ہے بعہدہ افسر کمیٹی سرافراز ہین

حکیم غلام نجف خان صاحب

بن حکیم محمد مسیح الدین خان انکی اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ حیز تحریر اور حیطہ تقریر سے باہر ہین اونی واعلے حضرت کے مروت جبلیے اور خلق طبیعہ سے ماہر ہین شافی مطلق نے وہ دست شفا بخشا ہے کہ اجتک دیکھا نہ سنا ہے جو مریض لا دوا ہوا انکی علاج سی ایکدم مین اچھا ہو

حکیم حسام الدینخان عرف حکیم منجھلی صاحب

حکیم یکرنگ طبیب با فرہنگ فلاطون زمان حکیم حسام الدینخان خلف الصدق حکیم محمد بخش خان مرحوم مغفور یہہ صاحب نبض شناسی مین یگانہ اور مرض دانی مین مشہور زمانہ ہین بیشتر علاج آنکھو نکا کرتے ہین نابینا کو چشم زدن مین بینا کرتی ہین گل نرگس ان سی چارہ یرقان چاہے تو بجا ہے اور صنوبر علاج خفقان کیو اسطی ان سی رجوع لائی تو شفا پائے

حکیم محمد علی خانصاحب

نباض لاثانی مشخص امراض ابدانی ارسطو فطرت فلاطون حکمت مسیح الزمان حکیم محمد علیخان ابن حکیم نصر اللہ خان صاحب مرحوم یہہ صاحب فن طب مین یکتای جہان اور سعد اور حکمت مین علامہ زمان ہین انکا دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے طبیعت حضرت کی ہمیشہ متواضع وتکریم آمادہ ہے بالفعل نواب والی دوجانہ کی سرکار مین مامور ہین فن طب مین مشہور نزدیک و دور ہیں

شعرای دھلے

جناب مرزا اسد اللہ خان غالب

عندلیب بہارستان سخن گستری طوطی شکرستان معنی پروری سرمست نشہ سخندانی نظر بازی

شاہد نکتہ دانی غواص محیط تدقیق آشنای بحر تحقیق افصح الفصحا ابلغ البلغا بادشاہ کشور
فصاحت فرمانروای قلمرو بلاغت خلاق مضامین لطیف موجد قافیہ و ردیف ناظم بی بدل
ناثر بی مثل زبدہ شعرای جہان نجم الدولہ دبیر الملک نواب اسد اللہ خان بہادر —
انکی کمالات کا اندازہ ظرف خیال سی بیرون اور حیطہ شمار سے افزون ہے معنی تازہ کو
قالب الفاظ مین جان ڈالنا اور انفاس عیسوی سی معانی پژمردہ کو تازہ تر از گل بنانا
حضرت ہی کا کام ہے انکے محاورات نازک تر خوبی دامان تخیل اور مضامین پاکیزہ سے
مزاج لطیف طبعان منفعل سودا کو انکے رشک سخن سے جنون اور میر انکے کلام بلاغت نظام
سے سرنگون فردوسی انکی عہد مین ہوتا تو مقتضاے رشک آج زندگے سے ہاتھہ دہوتا ملاحت
کلام سعدی انکی خوان فیض کے نمکخوار اور شیرینی زبان حافظ شیراز انکے مقال سے
روزینہ دار جو جو خوبیان شعرای سلف مین کسیکے ساتھہ مختص تہین وہ بالتمامہ حضرت کے
ذات بابرکات مین موجود ہین مصرعہ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری + اوسکے
شاگرد آپکا دم خاقانی بہرتا ہے ہر ایک تلامذہ حضرت کا انوری و نظامی کی کلام پر
سو اعتراض کرتا ہے نظم اس صاحب کمال کی رنگین تر از گل ہے نثر مطبوع تر از مل ہے
کلام معجز نظام حضرت سے پایا جاتا ہے کہ قسام ازل نی فن شاعری انکی ہی حق مین
عطا فرمایا ہے قطع نظر اس کمال کے حلم اخلاق مین طاق مروت مین شہرہ آفاق
ہین سن شریف آپکا ۷۰ اور ۸۰ کے درمیان ہے چراغ سحری ہین صدا انکہیان سے
سماعت مین فرق بالکل آگیا ہے جس کسیکو کچہہ عرض کرتا ہوتا ہی بذریعہ تحریر جواب زبانی حاصل کرتا

نواب علاء الدین احمد خان صاحب بہادر

زنگ زدای آئینہ سخندانی مصقل مرارت نکتہ رانی بلبل خوش لہجہ گلزار سخنوری طوطی خوش
بیان شکرزار منبر پروری رشک افزای کلام ظہوری حسرت گرای مضامین انوری سے
وحید العصر والزمان نواب علاء الدین احمد خان بہادر خلف الرشید نواب مستطاب

معلی القاب نواب امین الدین احمد خانصاحب بهادر انکی کمالات کے لکھنے کے زبان
قلم مین کہان طاقت ہی کلام معجز نظام آپکا ہمہ تن فصاحت و بلاغت ہی نثر ایسی کہ
نظم ثریا او سپہر نثار اور نظم ایسی کہ سلک جواہر اوس ہی شرمسار علاوہ اس کمال کے
علم عربی و انگریزی و تواریخ مین طاق ہیں باینہمہ اوصاف خلق و مروت مین شہرہ آفاق

نواب شہاب الدین احمد خان بہادر

عندلیب شاخسار فصاحت بلبل بستان بلاغت سرآمد سخن گویان جہان سرتاج فصیحان زمان
نواب شہاب الدین احمد خان بہادر متخلص بہ ثاقب خلف الصدق نواب فلک کاب جناب
ضیاء الدین احمد خانصاحب بہادر یہہ صاحب فن شاعری مین یگانہ روزگار ہین اور رئیس
ابن رئیس نامدار خلق و ہمت مین انتخاب حلم و مروت مین لاجواب علم انگریزی مین
استعداد کامل ہے سرکاری عہدہ اسزیری مجسٹریٹے حاصل ہیے —

حکیم آغا علی خانصاحب عرف حکیم آغا جان صاحب المتخلص بہ عیش

رشک افزای سخن سنجان متقدمین خجلت دہ ہنر پروران متاخرین یکتای جہان حکیم آغا علی خان
خلف الصدق محمد عیسی خان صاحب مرحوم انکے کلام بلاغت نظام مین مذاق سخن نظامی پیدا ہے
اور شیرین زبانی مین لطف کلام جامی ہویدا قطع نظر اس کمال کے فن حکمت مین دستگاہ
کامل ہے بعنایت شافی مطلق دست شفا حاصل ہے جو مریض لاعلاج حضرت سی رجوع
لاتا ہے وہ ایک ہی نسخہ مین شفای کلی پاتا ہے باوصف ان کمالات کے خلق بدرجہ
غایت ہی اور مروت بمرتبہ نہایت فقط

مولوی امین الدین صاحب

غواص بحر سخنوری آشنای دریای معنی پروری بلبل چمنستان لفظ و معانی رشک افزای کلام فردوسی و خاقانی صاحب علم بالیقین مولوی محمد امین الدین متخلص بہ امین انہون نے اس فن مین ایسا کمال پیدا کیا ہے کہ کملای متقدمین و متاخرین کو اپنی کلام معجز نظام کا شیدا کیا ہے فصاحت و بلاغت کا یہہ طرز و انداز ہے کہ لطافت و ملاحت کو اوس پر ہزار ناز ہے طلبا کو انکی ذات سے مددگاری ہی مصداق مصرعہ چشمہ فیض ہی کہ جاری ہے

ورای انکی اور بہی بہت سے اہل سخن موجود ہین کہ جنکی کمالات اور اوصاف جداگانہ بباعث طوالت قلمبند نہین کئی لہذا بنظر اختصار صرف نام نامی اور اسم گرامی اونکی ذیل مین درج کئے جاتے ہین فقط

علامہ عصر امراؤ مرزا متخلص بہ انور شاگرد خاقانی ہند استاذ ذوق مرحوم مغفور

یکتای زمان حکیم تجمل رسول خان متخلص بہ تجمل شاگرد رشید حکیم آغا جان عیش

گنجینہ سخن مرزا قربان علی بیگ سالک تخلص شاگرد رشید طوطی ہند مرزا اسد اللہ خان غالب

شرف سخنوران لالہ رام بخش سر رشتہ دار عدالت

سخن پیرا نواب مرزا متخلص بہ داغ شاگرد استاد ذوق

نازک خیال لالہ بہاری لعل شاگرد استاد غالب

شاعر بے نظیر غلام دستگیر متخلص بہ مبین

سرآمد شاعران جہان غلام رسول میران شاگرد ذوق

محمد ظہیر الدین ظہیر شاگرد استاد ذوق مرحوم

خوش نویسان دہلی

حافظ سید محمد امیر الدین میر بادشاہ

یہہ حضرت خط نسخ مین اوستاد یگانہ اور مشہور زمانہ ہین یاقوت رقم نشان اگر ان صاحب کمال کے
عہد مین زندہ ہوتا تو مقتضائے رشک سی آج ہیرا کہا کر زندگے سے ہاتھ دہوتا جو حرف انکی
قلم اعجاز رقم سی نکلتا ہے وہ خوبے مین مثل گل چمن ہے الف کے راستی قامت یار محبوبان
جہان پر طعنہ زن ہے ہر نقطہ پر خال رخ خوبان نثار اور ہر دائرہ سے دائرۂ آفتاب
شرمسار سطر مسلسل مثل زلف مہوشان زمان پیچان اور کشش مد مانند ابروی محبوبان
جہان کشان حروف کی نوک پلک بال سی باریک قواعد و اصول مین بہت ٹہیک ٹہیک
خداداد کے تحریر انکے آگے بے توقیر تقاضے کے کتبہ پر انکا ادنے شاگرد حرف گیر
غرض اس فن مین حضرت کو دستگاہ کامل ہے چشمۂ فیض ہین ہزارون کو فیض حاصل ہے
اس خاکسار کو بھی جناب کی خدمت بابرکت مین نیاز بدرجۂ غایت ہے اور انکے بہے
نظر شفقت اوستادانہ راقم پر بمرتبۂ نہایت

مرزا احمد یار بیگ

انکو خط نسخ مین تمام خوش نویسان جہان پر فوق ہے مرزا بشیر کو انکی قطعات کے
دیکھنے کا از حد شوق ہے سن شریف ۶۰ تک پہونچا ہے مگر مرد قلم کا وہی نقشا ہے

سید محمد ناصر وزیر

یہہ صاحب نواسی حضرت خواجہ میر درد قدس سرہ العزیز کے ہین خط نسخ مین انتخاب اور
نستعلیق مین لاجواب مروت مین طاق خلق مین مشہور آفاق ہین فقط

سید حیدر حسین خان ابن سید حیدر علی صاحب

یہہ صاحب خط نسخ مین یکتای جہان اور خط گلزار مین علامہ زمان ہین اب ریاست بہیکا
مین بعہدہ مہتم بندوبست سرافراز ہین اور اوس سرکار مین نہایت معزز و ممتاز ہین

انکی والد ماجد کو عہد شاہی مین حکومت تونپخانہ حاصل ہتی علم عربی و فارسی مین دستگاہ کامل ہتی

سید محمد ناصر وزیر

یہہ صاحب نواسے حضرت خواجہ میر درد علیہ الرحمۃ کے ہین خط نسخ مین انتخاب اور خط نستعلیق مین لاجواب صورت مین طاق خلق مین شہرۂ آفاق ہین فقط

مرزا عباد اللہ بیگ

یہہ صاحب خط نستعلیق مین مشہور قریب و بعید ہین اور سید محمد امیر صاحب خوشنویس کے شاگرد رشید میر عماد اگر انکی قطعات کو معائنہ کرتا تو اپنے خوش قلمی کے دعوی کو بالای طاق دہرتا روی زمین پر ایسا خوشنویس دیکہا نہین سلف مین ایسا صاحب کمال آجتک سنا نہین فی زمانہ ریاست پٹیالہ مین برسرکار ہین عنایت الٰہی سی صاحب عزو وقار ہین

مرزا عبد الرزاق بیگ

یہہ حضرت خط نستعلیق مین صاحب دستگاہ ہین علی الخصوص کاپی نویسی مین تو بادشاہ ہین آغا عبد الرشید اگر انکا کتبہ ملاحظہ فرماتی تو مثل آئینہ ششدر و حیران رہجاتے فقط

سید حشمت علی

یہہ صاحب فن خوشنویسی کی اوستاد ہین نستعلیق مین میر عماد اور نسخ مین ثانی حداد ٭

مصورکنان دہلی

بدر الدین علیخان ضیا

ہوا ان آجتک سننا نہین اس فن مین یہہ صاحب بی بدل ہین نظیر اپنا نہین رکہتی ہی مثل ہین اور جو لوگ
ولایت انگلستان مین بڑی بڑی صناع اور ہمہ دان ہین مگر انکی آگی وہ محض ہیچمدان ہین —
ایکمرتبہ نگینہ ہیرے پر نام جناب ملکہ معظمہ دام اقبالہا کا کندہ کیا تہا اوسکی صلہ مین خلعت و انعام
ملا تہا صاحب ممالک ہین اس فن کی لوگون کی ناک ہین عمر انکی ۰۰ — ۰۰ کے درمیان ہے
چراغ سحری ہین خدا نگہبان ہے

سید منور علی

یہہ صاحب بہی اس فن مین یگانہ روزگار ہین اور مشہور امصار و دیار ہین خط نستعلیق مین
شاگرد سید محمد امیر پنجہ کش ہین سید محمد امیرالدین نساخ بی نظیر کے ہین فقط

سید حسین علی

یہہ صاحب بہی اس فن مین یکتای جہان اور علامہ زمان ہین مہر عدالت و چپراس وغیرہ
دور دور سے انکی پاس کندہ ہونیکو آتی ہین اور نہایت خوشخطی سی کندہ ہو کر اونکی پاس سے جاتی ہین

مصوران تصویر و نقشہ

محمد اسمٰعیل خان

یہہ صاحب فن مصوری مین اوستاد لاثانی ہین اپنی وقت کی گویا بہزاد و مانی ہین غرض
یکتای روزگار ہین صورتگران جہان انکے طرحداری کے چہرہ نگار ہین فقط

محمد فضل خان

انکا نقشہ دیکھکر دنگ ہین اپنی ہمسرون مین با دانش و فرہنگ اور شائق تپنگ ہین فقط

مظہر علیخان

یہہ صاحب پہلی تصویر عمدہ بناتی ہتی مصوران جہان کو اپنی صنعت سی شرماتی ہتی اب اوس سی تائب اور دست بردار ہین مگر نقشہ کشی مین یگانہ روزگار ہین فقط

مرزا شاہرخ بیگ

فن تصویر مین بی بدل اور نقاشی مین بیمثل مژہ چشم حور اگر انکا موی قلم ہنی تو بجا ہی اور بیاض گردن پری اگر انکا صفحہ ہو تو زیبا ہے فقط —

وراے انکی اور بہت سی صاحب بہی فن مصوری اور نقشہ نویسی مین طاق اور شہرۂ آفاق ہین کہ جنکی حالات بسبب طوالت کی قلم انداز کرکر صرف نام نامی اور اسم گرامی اونکی درج ذیل کیے گیے

محمد ابراہیم — فتح علی خان — محمود علیخان — قمر الدین

علماے دین متین

مولانا سدید الدین خان

صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت ہادی شریعت رہبر طریقت زبدہ فقہاے زمان جناب مولانا سدید الدینخان صاحب خلف الرشید افضل الفضلا اکمل الکملا مولانا رشید الدینخان صاحب یہہ حضرت عالم باعمل مبرا از حرص و امل ہین تدریس و تعلیم طلبا مین سرگرم رہتی ہین شب و روز عبادت معبود حقیقی مین بسر کرتی ہین — حدیث و تفسیر مین ایسا کمال نہایت

مولانا نواب قطب الدینخانصاحب

فضایل پناہ کمالات دستگاہ رنگ چہرہ فضیلت آبروی شریعت جامع معقول ومنقول حاوی فروع
واصول زبدہ اہل کمال خلاصہ ارباب فضل و افضال سرگروہ علمای جہان مولانا بالفضل اولانا
نواب قطب الدینخان صاحب خلف الرشید نواب غلام محی الدین خانصاحب آپکی اجداد و الاکے تبار
عالیخاندان والادودمان معزز وممتاز تہی اور ہمیشہ شاہان عصر کے حضور مین مناصب جلیلہ سرفراز
رہے انکی ذات بابرکات سی ہزارون آدمیونکو فیض حاصل ہی ادنی اونی شاگرد آپکا علم فقہ و حدیث
مین کامل ہی اخلاق آپکا مشہور عام ہے اور آپکی ذات فیض آیات سی رونق دین و اسلام ہے
دو مرتبہ آپنے حج بہی کیا ہے کسے کا احسان سر پر نہین لیا ہے فقط

مولوی کریم اللہ صاحب

جامع فضائل ظاہری و باطنی مجمع کمالات صوری و معنوی بادشاہ کشور فضیلت فرمانروای اقلیم طریقت
حقیقت آگاہ مولوی محمد کریم اللہ صاحب انکی اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ خارج از تقریر و زائد
از تحریر ہین پایہ ہمت آپکا بلند ہی اور سلوک آپکا حق پسند علم منطق و حکمت مین طاق ہین اور خلق مین شہرہ آفاق

مولانا محمد نذیر حسین صاحب

یہہ حضرت عالم اکمل فاضل اجل جامع صفات پسندیدہ منبع اوصاف حمیدہ ہمہ صفت موصوف ہین خصوص
علم فقہ و حدیث مین مشہور و معروف ہین سلسلہ تدریس کا حضرت کی ذات بابرکات سی جاری ہی باوجود
ان کمالات کی مزاج مین انکے نہایت عجز و انکساری ہی یہہ ہی مقتضای دینداری ہی

مولانا عبد الرب صاحب

یہہ حضرت جامع کمالات صوری و معنوی اور نکتہ سنج حدیث نبوی ہین آپکی اوصاف مین نہ زبانکو طاقت
تقریر ہی اور نہ قلم کو یارای تحریر دلائل عقلیہ اور فنون حکمیہ کو آپکی طبع وقاد سی اعتبار اور علوم ادبیہ کو
آپکی زبان دانی سی افتخار خلق و علم کا کچہہ حساب نہین سحر البیانی مین روی زمین پر انکا جواب نہین فقط

مولوی سبحان بخش صاحب

فضیلت مآب کمالات اکتساب کاشف دقائق معقول واقف حقائق فروع و اصول مولانا

بالفضل اولانا مولوی سبحان بخش صاحب مدرس عربی انکو علم فقہ وحدیث مین دستگاہ کامل ہے طلبہ کو حضرت کی ذات سے فیض حاصل ہے ہزار دن آدمی فیض پاتی ہین اور علم کی بدولت کہاتی ہین

مولوی حفیظ اللہ خانصاحب

یہہ حضرت علم وفضل مین علامہ جہان ہین اور اخلاق مین یکتای زمان انکی علم کا شہرہ چہار دانگ گیتی مین ہے اور تعلیم انکا سبکو پسند

مولانا سید خواجہ ضیاء الدین صاحب

زبدہ فقہای جہان اسوہ صلحای زمان اعرف العرفا افضل الفضلا تونگر صورت درویش سیرت انسان سیکم فرشتہ صفت واعظ بی بدل فقیہہ بی مثل محقق مسائل دین موسس معانی شرع متین حافظ خواجہ سید محمد ضیاء الدین آپکی علم وفضل کا بیان حیطہ تقریر سی افزون اور حیز تحریر سی بیرون ہی ہر جمعہ کو مدرسہ حسین بخش ہین وعظ فرماتی ہین صدہا مسلمان بعد ادای نماز جمعہ وہان آتی ہین بہر حال آپکی ذات فی زماننا بہت غنیمت ہے تو یہی کہ ایسون ہی سی اسلام کی زینت ہی قطع نظر علم وفضل کی خط نسخ مین استاد یگانہ ہین اور خلق ومروت مین مشہور زمانہ

مولانا سید احمد خانصاحب

عالم العلماء افضل الفضلا حدیقہ فضل وافضال مظہر جاہ وجلال سر آمد مورخان مولانا سید احمد خانصاحب المخاطب بخطاب جواد الدولہ بہادر قلم کو طاقت نہین کہ انکی اوصاف حمیدہ سی ایک حرف لکہی زبان کو یارا نہین کہ انکی محامد پسندیدہ سی ایک لفظ کہی منصب صدارت سرکار انگریزی سی حاصل ہی [illegible] اور عدل گستری کیطرف از حد مائل ہی علم ریاضی وغیرہ مین بہی استعداد تام ہی باوجود اس مناصب مراتب کی خلق عام ہے

مولوی محمد ہاشم صاحب

فاضل اجل عالم باعمل شاعر بی مثل مفتی بی بدل خلق مجسم مولوی محمد ہاشم صاحب ہے حضرت فقہ وحدیث مین استعداد کافی اور علم مباحثہ ومناظرہ مین دستگاہ وافی رکہتی ہین خلق ومروت بدرجہ اتم ہے فصاحت اور بلاغت انپر ختم ہے فقط —



هو العلی

حصہ دویم

حالات وزرای اودہ مین

بعد اختتام حالات فرمانروایان ہند کی مناسب معلوم ہوا کہ مختصر مختصر
حالات وزرای اودہ کی بہی معہ تصاویر کہ جنکو عہد شاہان ہند سے علاوہ
وزارت کے منصب صوبہ داری ملک اودہ بہی حاصل رہا اور بعد چند مدت کی بارگاہ شہنشاہ
انگلستان سے خطاب شاہی عطا ہوا لکہی جاوین لہذا کتاب نادر العصر مصنفہ یکتای روزگار
منشی [illegible] سے مختصر حالات اخذ کر کی درج کی جاتی ہین [illegible]



شبیہ نواب سعادتخان
برہان الملک

نواب سعادت خان برہان الملک

صوبہ داران اودہ کی ریاست کا مورث اعلی یہہ نواب ہوا - کہتی ہین کہ اصلی نام اسکا میر محمد امین تہا اور بیٹا نصیر نیشاپوری کا - ۱۱۲۱ء مین بعہد بہادر شاہ بادشاہ وارد شاہجہان آباد ہوا - اور بعہد محمد شاہ بادشاہ ۱۱۳۲ء مین جبکہ شاہجہان آباد مین ہنگامہ نادرشاہی برپا ہوا تو اوسوقت مین یہہ مقرب درگاہ بادشاہ ہوگیا اور اس ہی عمدہ عمدہ خدمتین نمایان ہوئین - چونکہ بی انتظامی صوبہ لکہنؤ مین اوس زمانہ مین حد سی گذری ہوی ہتی یعنی شیخ زادون نی کہ جنکے خاندان مین پشت ہا پشت سی خدمت صوبہ داری اس ملک کی چلی آتی تہے اور زمیندارانہ اس ملک پر قابض و متصرف ہتی آمدنی محاصل خود خورد و برد کرتی ہتی ایکطرحکا مفسدہ اوٹہار کہا تہا اور لوٹ کہسوٹ پر کمر باندہ رکہی تہی اسواسطے بادشاہ نے بنظر خیر خواہی اور حسن کارگذاری اسکو لائق و فائق دیکہکر خدمت صوبہ داری اودہ پر مامور فرمایا - اسنی نہایت چالاکی اور مردانگی اور حکمت عملی سے جو جو لوگ مفسد اور خود سر تہے سبکو تہہ تیغ بیدریغ کرکے نیست و نابود کردیا اور ملک اودہ پر بخوبی بتمام مسلط ہوگیا کسیطرحکا خرخشہ باقی نرہا - اسکے خیر خواہی اور کارنمائی بادشاہ کو نہایت پسند آئی اسکے عہد صوبہ داری مین محاصل اس ملک کا پچاس لاکہہ روپیہ تہا زندگی نی وفا نکی ۱۱۵۱ء مین بمقام دہلی وفات پائی —

تاریخ وفات

ہوی جبدم کتاب بجد عمر + ادیب مرگ کی ہاتہون سی ابتر + پی تاریخ کی جو فکر شایان +
ہوا سال اسم ہی سی انکی اظہر + قلم نے دال بلفوظی کی اعداد + کہی ہاسم سعادتخان ہی بابر +



نواب منصور علی خان
صفدر جنگ

بعد انتقال نواب برہان الملک کی ۱۱۵۱ ہجری مین بہادرشاہ بادشاہ کی حضور سے
نواب منصور علی خان خدمت صوبہ داری اودہ پر مقرر ہوا اور منصب وزارت
سے حاصل کیا کہتی ہین کہ یہہ نواب بڑا دلیر اور صاحب تدبیر تہا ۔ جنید احمد خان
ابدالی نے مثل نادرشاہ کی ہندوستان مین شورش برپا کی تو اس نواب نے

برفاقت بہادرشاہ بادشاہ کی خوب داد شجاعت دی اور اسی خدمت کی صلہ مین منصب وزارت حاصل کیا مگر اکثر امرا و ارکین سلطنت کہ جو پشتہا پشت سی مقرب درگاہ بادشاہ کی تہی اسکی وزارت سی ناخوش ہوی اور دری تخریب رہی اس نواب نی راجہ نولراؤ کو اپنا نائب مقرر کیا اور خود ملک اودہ سی شاہجہان آباد مین بحضور بہادرشاہ بادشاہ حاضر رہا۔ بعد چند روز کے پہٹانون نی اودہ مین شورش اوٹہائی راجہ نولراد اوس ہنگامہ مین مارا گیا اس نواب نی باعانت سورج مل جاٹ وغیرہ کے مقابلہ پہٹانون کا کیا اس معرکہ مین بہت کشت و خون ہوا آخر یہہ نواب باستعانت مرہٹون کی فتحیاب ہوکر پہر دہلی مین واپس آیا ارکین سلطنت نے بادشاہ کو اسکی طرف سی آشفتہ کر رکہا تہا جبکہ اسنی نظر بادشاہ کی اپنی طرف سے غیر دیکہی تو بہت گہبرایا آخر کار تنگ ہوکر فیض آباد دار الحکومت لکہنؤ مین سکونت پذیر ہوا ۱۵ برس تک وہان بعیش و آرام بسر کرکے ۱۱۶۷ھ مین وفات پائی اور نعش اسکی شاہجہان آباد مین قریب شاہ مردان کے کہ مقبرہ منصور علیخان مشہور ہے دفن ہوی اور استخوان کربلای معلے کو بہیجے گئین اور مقبرہ اوسکا عمارت سنگ مرمر و سنگ سرخ وغیرہ سے بڑا عالیشان بنا ہوا قریب شاہ مردان جو باغ کے موجود ہے ایسے عمارت بہت کم دیکہنے مین آئے ہے فقط۔



نواب شجاع الدولہ مخاطب جلال الدین محمد شجاع الدولہ بہادر
ابو المنصور خان اسد جنگ فدوی احمد شاہ بادشاہ

یہہ نواب اسم بامسمی تہا سنہ ۱۱۶۷ ہجری مین ۲۶ برس کی سن مین صوبہ اودہ مقام فیض آباد مین مسند نشین ہوا۔ ابتداء حکومت مین نہایت عیاش اور کاروبار ریاست سی از حد غافل تہا اس سبب سی کار پردازان ریاست نی چاہا کہ اسکو حکومت ریاست سی خارج کرکے

نواب محمد قلی خان برادر زادہ صفدر جنگ کو مسند نشین کرین - مگر بہو بیگم نی اونکو اس تجویز سے باز رکہا - اور نواب کو فہمایش کی کہ اسقدر غفلت رئیس کیواسطی نازیبا ہے پہر تو اسنی پردہ غفلت کا گوش ہوش سی اوٹہا دیا اور خوب ہمت کو مصروف انتظام کیا - اس عرصہ مین بعہد شاہزادہ علی گوہر شاہ عالم مرہٹون وغیرہ نے بسازش ارکین دہلی کے بجمعیت کثیر اور حجم غفیر قریب پچیس لاکہہ آدمی کی یورش کی - اس مفسدہ کا حال سُنکر احمد شاہ درانی بارادہ کمک و امداد بادشاہ دہلی کی ہندوستان مین آیا اور صوبہ داران شاہی کو طلب کیا چنانچہ یہہ نواب بہی لشکر احمد شاہ درانی مین پہونچا اور بعد تجویز و مشورہ احمد شاہ کی مقام پانی پت مین مرہٹون سی مقابلہ کیا اور سخت معرکہ ہوا حتی کہ مرہٹون کو شکست فاش دی غرض کہ ایسی ایسی ہنگامہ اسکی عہد مین کئی مرتبہ برپا ہوئے کہ اونکا حال طول طویل ہی بلکہ دو مرتبہ سرکار انگریزے سے بہی مقابلہ ہوا - آخر کار سرکار انگریزی سی یہہ قرار داد ہوا کہ اس ملک کی جسقدر آمدنی ہو اوسکے محاصل سی فی روپیہ چہہ آنہ خزانہ سرکار انگریزے مین داخل ہوا کرین اور حکم احکام نواب کا بدستور جاری رہی اسکے عہد مین آمدنی اس صوبہ کی دو کروڑ ستتر لاکہہ روپیہ کے تھے ۱۹ برس حکومت کرکے ۲۴ ذیقعد ۱۱۸۸ ہجری مین داعی اجل کو لبیک کہا فقط -



نواب آصف الدولہ ابن شجاع الدولہ بہادر ہزبر جنگ

۲۳ ذیقعد ۱۱۸۸ ہجری کو مقام فیض آباد مین ۲۷ برس کی سن مین
مسند نشین صوبہ اودہ ہوا — تاریخ مسند نشینی گشت از بای آصف الدولہ
رونق مسند وزارت ہند + یہ نواب سخی ذات خدا نام عالم مین مشہور ہے

جنکو دہی ہوئے اوسکو دی آصف الدولہ اب تک لوگون کی زبان زد نزدیک و دور
ہے اسکے عہد مین لکھنو کے آباد سے زیادہ ہوئے اور سبب زیادہ آباد
ہونی کا یہہ ہوا کہ اوس زمانہ مین شاہجہان آباد مین غدر برپا تھا دکن مین
باہم مرہٹون اور ٹیپو سلطان کے ہنگامہ تہا اور رجبتان مین ہلکر اور نواب ٹونک
نی زلزلہ اوٹھا رکھا تہا ۔ پنجاب مین سکہون نی شورش برپا کر رکھے تہے
غرض ہندوستان مین ایک سراسیمگی اور پریشانی تہے صرف ملک اودہ
مین ایک صورت امن کی تہے ۔ پس اکثر عمدہ لوگ کچہہ بسبب امن اور کچہہ بپاس
خیال فیاضی نواب مذکور کے لکھنو مین جا رہے اور زبان اردو کو دہلی والون
نے لکھنو مین جا کر خوب رونق دے ۔ اس نواب کی عہد مین بسبب قلت آمد
و کثرت خرچ کے منجملہ چہہ آنے سے جو محاصل صوبہ سے نئے روپیہ خزانہ سرکار
انگریزی مین داخل ہوتے تہے دو آنہ معاف ہوئے اور سوداگران انگریزی
سے محصول لینے کے اجازت ملی اور یہہ انتظام ہہے اوسے زمانہ مین ہوا
کہ کوئی انگریز بدون وساطت رزیڈنٹ کے نواب سے ملاقات نکرنی پاوے
۲۳ برس کئی مہینے حکمرانی کر کے ۲۸ ربیع الاول ۱۲۱۲ ہجری کو
۵۱ برس کی عمر مین جہان فانی سے ملک بقا و دائمی کو چلدیا فقط

انا للہ و انا الیہ راجعون



نواب مرزا وزیر علی خان بہادر

۲۸ ربیع الاول سنہ ۱۲۱۲ ہجری کو مسند حکومت صوبہ اودہ پر بیٹھا — اسکی مزاج مین
نخوت بدرجہ کمال ہتی اراکین دولت اسکی حکومت سی ناخوش ہوی اودہر صاحبان

صدر نی نواب سعادت علی خان کو متوقع اس حکومت کا کیا تھا۔ آخر عمایدِ ریاست نے ایک محضر بدین مضمون بہ ثبت مواہیر بہو بیگم و دیگر ارکین و افسران فوج وغیرہ طیار کیا کہ یہہ نواب وزیر علی خان نواب آصف الدولہ کا فرزند صلبی نہین ہے۔ مستر جان شور صاحب نی حسب قاعدہ اس نواب کو نظر بند کر کر روانہ بنارس کیا اور تین لاکھہ روپیہ اسکی مصارف کیواسطی اس ریاست سی مقرر کر دیئے۔ وہان مطلق العنان رہا کیا اور علی بہادر خان رئیس بوندیل کہنڈ اور گسائین ہمت بہادر اور سرکار رسیدہ سے رسم خط و کتابت جاری کی اس سبب سے وہان بہی اسکا اخراج ہو کر کلکتہ مین جانیکا حکم ہوا۔ ایکروز چیری صاحب سی کہ جو وہان کا بڑا صاحب تہا باتون باتون مین بگڑ گئے اور چیری صاحب کو اسنی جان سی ہلاک کر ڈالا اور بجان واحد بہاگ کر بعد آفت و پریشانی ریاست جیپور مین پناہ گزین ہوا۔ والی ریاست نی بباعث خوف سرکار انگریزی کی گرفتار کرکے انگریزون کی حوالہ کر دیا اور بحراست سرکار انگریزی کلکتہ مین بہیجا گیا اور وہین قید فرنگ مین مرگیا۔ اسکو مسند نشینی وزارت کا اس کشمکش مین کچہہ بہی لطف حاصل نہوا۔ اور رعایا کو اسکے عدالت کا کچہہ حال معلوم نہونے پایا۔ فقط۔



یمین الدولہ ناظم الملک نواب سعادت علیخان بہادر مبارز جنگ

یہہ نواب نہایت عقیل و فہیم و متین تہا۔ نواب آصف الدولہ نے مصلحت وقت سے
عہد مین اسکو بنارس مین رہنے کی اجازت دی ہتی اور تین لاکہہ روپیہ سالانہ
واسطے خرچ کی ریاست لکہنؤ سے اسکو ملتا تہا ایک مرتبہ اسنے کلکتہ مین جاکر
صاحبان کونسل سے دعوی ریاست آبائی کا کیا صاحبان کونسل نے اسکی دعوی کو

تسلیم کرکی امیدوار وقت معلومہ کا کیا جب نواب آصف الدولہ نی انتقال کیا اور وزیر علیخان کی
مسند نشینی کی خبر اسکو پہونچی تو نہایت ملال ہوا چند روز کی بعد خبر گرفتاری وزیر علیخان کی سُنکر شاداں
فرحاں داخل لکھنؤ ہوا اور اول بہو بیگم صاحبہ کو نذر دیکر یکم جنوری ۱۷۹۸ء مطابق سویم شعبان ۱۲۱۲ھ ہجری کو
حسب دستور معمول ۵۴ برس کی سن مین مسند وزارت پر بیٹھا تاریخ مسند نشینی خدا وندا یمین الدولہ
در دہر حکومت را صد سال باشد + خرد سال جلوس مسندش گفت + بجاہ و حشمت و اقبال باشد + اکثر
ارکین ریاست اسکی وزارت سی ناخوش ہوی مگر نہایت عقیل تہا اپنی دشمنونکو خوب جانتا تہا اکثر کو اسنی اپنا وکیل لندن کو
روانہ کیا اور درخواست ساجری عام قلمرو سرکار کی مثل سرکار کمپنی انگریز بہادر کی گذرانی بادشاہ لندن نی اس کو
منظور فرمائی کہ اٹہارہ کرور روپیہ پیشگی اگر داخل سرکار کردو تو یہہ صورت ظہور مین آوی مگر اس سی اسقدر زر کثیر
ممکن نہو سکا ۔ جب لارڈ ہیسٹنگ صاحب بہادر گورنر ہند ہوکر آوی تو اسکی ستقبابات کی درستی کی کمیل ہوی یہہ اونکی التفات
تا دان ہوکر علانیہ زبان پر یہہ کلمہ لاتا تہا کہ عنقریب شمنونکو سمجہا جاویگا ۔ وہ لوگ کہ جو اسکی وزارت سی ناخوش تہی
خائف ہوی ایکروز شبکو بعد تناول طعام گوشت کی یخنی ایک خواجہ سرا کی ہتہ سی لیکر پلنگ پر آرام کیا یخنی اوسکے
حق مین سم قاتل ہوگئی ہر چند کہ اسمین بہت سی روایتین ہین مگر بہر حال جان بر نہوا ۔ ۲۲ رجب ۱۲۲۹ھ ہجری کو چراغ حیات کا
گل ہوگیا تاریخ وفات ناگہان رحلت از ینعالم نمود + زینت افزا شد بفردوس برین + من شنیدم سال
تاریخش ز غیب آہ شد گم سعادت در زمین ۱۲۲۹ ۔ ۱۷ برس ۹ مہینے حکمرانی کرکی جنت آرامگاہ خطاب پایا +



غازی الدین حیدر بہادر

بعد وفات نواب سعادت علی خان کی ۴۱ برس کی عمر میں غازی الدین حیدر
مسند حکومت پر بیٹھا تاریخ مسند نشینی وزیر غازی دوران و رستم آفاق +
زہی جلوس وزارت نمود با دل شاد + ندا رسید ز ہاتف بمن کہ تاریخش + بگو سعید بتو

دایما وزارت باد + یہہ نواب علیش دوست از حد تہا جسقدر روپیہ نواب سعادت علیخان نے خون جگر کہا کر جمع کیا تہا تمام وکمال عیش وعشرت وطیاری عمارات مین کوڑیونکی طرح خرچ کر ڈالا اور اسکی عہد مین عزل ونصب نائبون کا بہت رہا اور اپنی دشمنون سے خوب غبار دل نکالا ایک ایک کو اوسکی سزا کی لائق پہونچایا - ہرکہ آمد عمارت نو ساخت + رفت منزل بدیگری پرداخت + شعر وسخن مین طبیعت بہت سا ہی اور شاعرون کا نہایت قدر دان تہا - ۲۷ ربیع الاول ۱۲۴۳ ہجری کو ۵۶ برس کی سن مین بعارضہ اسہال خولی محل مین وفات پائی امام باڑہ نجف اشرف مین کہ جو لب دریا بنوایا تہا دفن ہوا لقب خلد مکان پایا **تاریخ وفات**

ازوفات جناب شاہ زمن + گوہر عالمی ہلاک شدہ + دہر گردید بہر ما دوزخ + بہ بہشت آن جناب پاک شدہ + دیدہ باشد بماتمش نمناک + سینہ ہا آہ دردناک شدہ + رفت دامان صبر از دستم + جیب صبر وشکیب چاک شدہ + گشت تاریخ مصرعہ استاد ای لبا آرزو کہ خاک شدہ + کرنیل جان بیلی صاحب استر بجی صاحب ریپر صاحب مئین صاحب مار ونٹ وکٹس صاحب اسکے عہد مین رزیڈنٹ رہے - اور ایک کرور استی لاکہہ روپیہ کا محاصل تہا ۱۵ برس حکمرانی کی معتمد الدولہ نائب سردار قمر الدین احمد خان مرزا حاجی محمد افرین کار پرداز تہے - اور سات ہزار سوار اور اکتالیس پلٹن تہین فقط ـــــ



نواب نصیر الدین حیدر بہادر

یہہ نواب بعد وفات خلد مکان غازی الدین حیدر کی ۲۷ ہر ربیع الاول سنہ ۱۲۴۳ ہجری
۲۵ برس کی سن مین مسند حکومت پر بیٹھا   تاریخ مسند نشینی   بر تو ای بادشہ
فیض رسان عالم + تخت این مملکت ہند مبارک باشد + سال تاریخ جلوس طرب افزا

بشنو + سجاده دان سلطنت ہند مبارک باشد + یہہ نواب اپنی وقت کا سخاوت میں
حاتم اور شجاعت مین رستم تہا شکار سے زیادہ تر شوق تہا - اسکی عہد مین
بہی عزل و نصب نائبون اور کارپردازون کا زیادہ رہا مخالفون نی بادشاہ بیگم
اور نواب مین دراندازی کر کر شکر رنجی کرادی بادشاہ بیگم معہ مناجان فرزندانکی
کے الماس باغ مین سکونت پذیر ہوی نواب نی ایک اشتہار دیا کہ مناجان
میرا بیٹا نہین ہے - سوای بادشاہ محل کے اور بہی کئی محل ہتی مگر تدسیہ محل کا
سب سے زیادہ تر اقتدار تہا کہ وہ کسی رنج مین ہیرا کہا کر مر گئے - بادشاہ محل نے
کچہ فوج پیادہ و سوار ہمراہ کی اور دلمین ارادہ کیا کہ مسند حکومت بزور لینگی
اس نواب کی عہد مین عمدہ عمدہ امرا اور مشیر تدبیر تہے بعض نمکحراموں نی براہ
دغابازی اس نواب کو زہر دلوا دیا بعض کا قول ہے کہ دہنیا مہری نی زہر دیا
اور بعض حمقا کا بیان ہی کہ صاحب رزیڈنٹ نی اسکی حرکات ناپسند کر کی زہر دلوا دیا
غرض ۲۳ ربیع الثانی ۱۲۵۳ ہجری مطابق ۱۸۳۷ء جمعہ کے دن ۳۵ برس کی
سن مین وفات پائی اور اپنے کربلا مین کہ جو اوس پار دریای گومتی کی بنوایا ہے
بہی دفن ہوا خلد منزل لقب پایا دس برس پانچ روز حکمرانی کی تاریخ وفات
رفت شاہ جہان سلیمان جاہ + سوی جنت زبارگاہ اودہ + ہاتفی گفت از
سر افسوس + بارم رفت بادشاہ اودہ + فقط



رفیع الدین حیدر محمد مهدی مرزا فریدون بخت بہادر

عرف مناجان

بعد وفات نصیر الدین حیدر کی کرنیل جان لو صاحب ریذیڈنٹ کی مسند نشینی کیواسطے

نصیر الدولہ کو تجویز کرکے ایک کاغذ اس مضمون کا اوسکے پاس بہیجا کہ جو کچھ نواب گورنر جنرل بہادر عہد نامہ جدید تجویز فرماوینگے ہم اوس عہد نامہ پر بلا تامل دستخط کر دینگے چنانچہ اوسنے اس شرط کو منظور کیا ہنوز یہہ گفتگو کرسی نشین مطلب نہین ہوئی تہی کہ بادشاہ بیگم باوجود ممانعت کی معہ مناجان اپنی فرزند کے بافوج کثیر آئی کرنیل جان لو صاحب کہ سامان جلوس مسند نشینی نصیر الدولہ مین مصروف تہا بہت گہبرایا اور افسران فوجکو حکم بہیجا کہ بادشاہ بیگم کو ممانعت کرو کہ یہان نہ آوی ورنہ بہتر نہوگا ہرچند کہ افسران فوج نی بیگم کو فہمایش کی کہ اس حرکت سی باز آوی مگر وہ کسکی سنتی تہی ہوا کی گہوڑی پر سوار تہی بزور فیل دروازہ توڑ کر معہ فوج مکان سلطانی مین درآئی اور کرنیل جان لو صاحب کو قید کر لیا اور دیگر امرایان کو بہی معہ نصیر الدولہ کی نظر بند کر لیا اور مناجان اپنی فرزند کو کہ اوس زمانہ مین ۱۴ برسکا سن تہا تخت پر بٹہادیا اور توپین سلامی کی ہر سو چلنی لگین ناچ رنگ چارو طرف شروع ہوا سامان خوشی کا سب موجود ہوا اوسوقت کرنیل جان لو صاحب پر عجب طرحکا ہنگامہ تہا آخر بادشاہ بیگم نی مصلحت وقت دیکہکر کرنیل جان لو صاحب کو قید سی رہائی دیکر کہا کہ تم مناجان کی مسند نشینی کا اقرار کرو اسنی بہی اوسوقت بہ تجاہل عارفانہ بیگم سی گفتگو ملایم کرنی شروع کی اور منتظر فوج سرکار انگریزی کا رہا کہ جو حالت نظر بندی مین طلب کیے تہی اثنای اس گفتگو کی فوج سرکاری بہی آموجود ہوی اور بیگم سی معرکہ کارزار گرم ہوا ۴۰ آدمی بیگم کیطرف کے اور تین آدمی سرکاری زخمی ہوی انجام کار بیگم معہ مناجان کی گرفتار ہوکر چنار گڈہ کو بہیجی گئی دو ہزار چار سو روپیہ صرف کیواسطی مقرر ہوا ۱۶ ماہ محرم سنہ ۱۲۶۲ ہجری کو مناجان نی اور ۲ جمادی صفر سنہ ۱۲۶۳ ہجری کو بادشاہ بیگم نی بہی وہین انتقال کیا فقط



نصیر الدولہ محمد علی شاہ

جوکہ باہم فوج سرکاری اور بادشاہ بیگم کے معرکہ کارزار گرم ہوا ہنوز لغشین مقتولونکی
بارگاہ سلطانی سی اوٹھنی نپائی تہین کہ صاحب کلان بہادر نے محمد علی شاہ کو ۔ ۱۳
ربیع الثانی ۱۲۵۳ ہجری کو پھر دن چڑھے ۶۰ برس کی سن مین نظر بندی سی نکالکر
تخت حکومت پر بٹھایا اور لفظ بادشاہ اودھ حسب ایما ی سرکار گورنمنٹ زبان سی

فرمایا نذرین گذرین رسمین معمولے ادا ہوئین اور اوس عہدنامہ جدید پر کہ جو ہنگام تجویز
مسندنشینی تحریر پایا تھا محمد علی شاہ سے دستخط کرا لئے اور نعشین مقتولون کی دریا مین
پہنکوادین تاریخ مسندنشینی شہ عرش تمکین فلک اقتدار + چو گردید بشت و پناہ
اودہ + سروش از سر دولت آواز داد + محمد علی گشتہ شاہ اودہ + یہہ بادشاہ نہایت
مخیر اور فیاض تہا لاکہون روپیہ درگاہ حضرت عباس کی ترمیم اور درستی نہر اور روضہ
حضرت حر کی طیاری مین صرف کئی اور ہزار روپیہ مہیا ان ہندی لوگونکی واسطی مقرر کیا
کہ جو کربلا مین زیارت کو جاتی ہین عمارت حسین آباد انکی بنوائی ہوئی یادگار زمانہ ہی
کہ آج ایسی عمارت روی زمین پر نہین اسکی عہد مین آمدنی ملک کے ایک کرور پچاس لاکہہ روپیہ
کے تہے اور ۲۴ ہزار فوج پیادہ اور ۳ ہزار سات سو فوج سوار تہی - تمام کاروبار
ریاست کے بباعث کبرسنے والی ریاست کی بمشورہ رزیڈنٹ ہوتی تہی بلا مشورہ
رزیڈنٹ کی کوئی امر نہین ہوتا تہا - ۵ ربیع الثانی ۱۲۵۸ ہجری کو ۶۸ برس کے
سن مین بعارضہ تپ محرقہ قضا کے اور حسین آباد مین دفن ہوکر فردوس منزل
کہلایا - تاریخ وفات - رفت شاہ اودہ بملک قدس +



ابوالمظفر مصلح الدین ثریا جاہ سلطان عادل
خاقان زمان محمد امجد علی شاہ

۵ ربیع الثانی [illegible] ہجری کو منگل کے دن تخت نشین ہوا اور رسوم معمولی عمل میں آئیں
تاریخ جلوس [illegible] شاہ [illegible] امجد علی + مہر سما شرف انجم سپاہ + داد و عدل

چو نوشیروان + ثانی دارا و سکندر ریجاہ + ناصر دین دافع کفر و ظلام + دادرس
عالم ظل اللہ + پنجم از ماہ ربیع دوم + ساعت فرخندہ بوقت پگاہ + ساختہ تخت
خلافت جلوس + از مدد سبط رسالت پناہ + ساختہ الفت پی تاریخ فکر + تا بود وش
بار دران بارگاہ + مصرعۂ برجستہ ز ہاتف شنید + تاج د اورنگ مبارک بشاہ +
۱۲۵۸ ہجری
اسکو بہی مذہب امامیہ کی ترقی مدنظر تہی اکثر ہنود و مسلمان سنت جماعت اسکی عہد مین
شیعہ ہوگئی اس بادشاہ کو تعصب مذہبی از حد تہا عدالت کے کاروبار متعلق مجتہدان وقت کی تہے
ڈوم ڈہاڑی کورمی باری وغیرہ کو اسکی عہد مین عروج ہوا عوام نی اسکو قدردانی اور
واہ واہ کی نقردن سی خوب لوٹا تعزیہ داری بڑی دہوم سی ہوتی تہی ۱۲۶۳ ہجری مین ۲۶ صفر
یوم شنبہ کو پانچ بجی دن کی ۴۸ برس ۵ مہینی ۱۲ دن کی سن مین بعارضہ سرطان
آٹھ دن کی درمیان مین قضا کی اور میہنڈو خان رسالدار کے چہاونی مین دفن ہوکر
جنت مکان لقب پایا تاریخ وفات شاہ عادل نیک خصلت نیک سیرت نیک خو + ترک دنیا کرد
و در دلہای مایان شد قلق + از سروش غیب پرسیدم چو تاریخ وفات + گفت شد امجد علی
جنت مکان داخل بحق + اور یہ سکہ اس بادشاہ کا جاری تہا + سکہ +
در جہان زد سکہ شاہی بتائید الہ + ظل حق امجد علی شاہ زمن عالم پناہ + اسکے عہد مین
بہی عزل و نصب کا یہ پردازون کا بہت رہا اور باہم کارکنان سلطنت کی اکثر ناچاقی رہا کی

شبیہ واجد علی شاہ بادشاہ ۱۰



واجد علی شاہ

۲۶ صفر سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق سنہ ۱۸۴۷ء کو اورنگ نشین خلافت ہوا تاریخ جلوس

شہ عدل پرور سلیمان حشم ✣ فزون رتبہ تخت شاہی منود ✣ زملک ملک این صدا
شد بلند ✣ ملک رونق تاج شاہی فنزود ✣ جوکہ یہہ بادشاہ عین شباب مین تخت حکومت
بیٹھا تقاضای شباب سے طبیعت مائل عیش ونشاط ہوی صحبت گانی بجانے اور
طوائف اور میراثی کی گرم ہوی ڈوم ڈہاری خوشامدی دولہ ونواب کی خطاب سے مخاطب
ہوی لاکہون روپیہ اس ریاست سی پیدا کر کی مالا مال ہوگئی - اس بادشاہ نی علم موسیقی مین
بہت استعداد بیدا کے ناچنی گانی کے شوق کو کمال پر پہونچا دیا - علاوہ عیش دوستی
اور اتحاد پسندی اور تکلفات کی اس بادشاہ کو کچہہ مرض مالیخولیا وغیرہ ہی تھا - باینہمہ
اوصاف یہہ بادشاہ بجز اپنے عورتون نکاحی ومتاعی کے کسیے دوسرے عورت نامحرم سے
مقارت نہین کرتا تہا اور نماز پنجگانہ وتلاوت قضا نہین ہوتے تھے اور باوجود اس جاہ
وحشمت اور شباب کی نخوت وغرور کا نام نہ تہا کبھی کسیے ادنے کو گالی تک نہین دیتے
طبیعت بہت رسا تہی عدل کا یہہ حال تہا کہ صندوق عرایض مستغیثان خود کہول کر
حکم مناسب اپنی ہاتہہ سے عرضیون پر لکہتا تہا - قواعد فوج سوار وپیادہ کی خود لیتا تہا
اور فوجکو سکہاتا تہا - اسکے عہد حکومت مین کئی باتین خلاف منشا سرکار انگریزی
ظہور مین آئین ~~نواب امین الدولہ کا سانحہ~~ مولوی امیر علی صاحب کا شہید ہونا
ہنومان گڈہے پر دنگہ وفساد علاوہ ازین خود بندہ عیش ونشاط - غرض ایسی ایسی
باتون کے رپوٹ گورنمنٹ مین ہوی وہان سے ہدایت لکہی آئی کہ پردہ غفلت کا
اوٹہاؤ ہوش مین آؤ ملک کا انتظام اچھی طرح کرو ورنہ بہتر نہو گا - اسنے دو برس کے
مہلت چاہے دو برس کیا کئے برس یہان زیادہ گذر گئے اور کچھہ انتظام عمل مین نہ آیا
آخر کار ۔ ۔ فروری ۱۸۵۶ء بموجب حکم گورنمنٹ ہند کے سپاہ جرار گورہ وہندوستانی
نے کانپور سے آکر لکہنو کا محاصرہ کرلیا اور جنرل اوٹرام صاحب نی دولت سرای
سلطانی پر جاکر بادشاہ کو منشا حکم سرکاری اطلاع دی بادشاہ نی مصلحتاً حکم سرکار کو
تسلیم کیا اور اوسیوقت احکام اپنی قلمرو مین جاری کئے کہ آجکی تاریخ سی اس ملک پر

تبصرف سرکار انگلشیہ کا ہوا — اس خبر کی سننی سی تمام ملک مین تہلکہ پڑ گیا خصوص لکھنؤ مین تو
کہرام مچگیا حشر برپا ہوگیا بادشاہ کو بتقرری ایک لاکھہ روپیہ ماہوار کلکتہ مین رہنی کا حکم ہوا چنانچہ
آں مرشد ال ستالیہ کو مع متعلقین داخل کلکتہ ہوا — وہان سی والدہ واجدعلی شاہ اور مرزا سکندر حشمت بہادر
اور مرزا ولیعہد بہادر مع مسیح الدین صاحب وکیل استغاثہ واگذاشت سلطنت کی سولات جہاز کے
روانہ لندن ہوی ہنوز گوہر مقصود ہاتہہ نہ آیا تہا کہ آتش فساد بغاوت افواج سرکاری مشتعل ہو
اس عرصہ مین والدہ بادشاہ اور مرزا سکندر حشمت کا ملک یورپ مین انتقال ہوگیا — ولیعہد
حسب الطلب بادشاہ واپس کلکتہ مین آیا — بماہ جون ۱۸۵۷ع ملک اودہ مین بہی فوج سرکار
نی بغاوت اختیار کرکے بتاریخ ۱۲ ذیقعد ۱۲۷۳ ہجری برجیس قدر ... کو اپنا بادشاہ
قرار دیکر تخت حکومت لکہنو پر بیٹہایا اور شرف الدولہ محمد ابراہیم خان کو نائب بنایا اور اکثر
امرا کو خدمتین ہوئین ناظم و چکلہ دار بدستور قائم ہوی غرض آٹہہ نو مہینی فوج سرکار
انگریزی سی مقابلہ رہا برجیس قدر کی مان نی اس معرکہ مین خوب داد شجاعت دی
اوس زمانہ مین شہر لکہنو کا عجب حال تہا کہ تمام رعیت چہ امیر و چہ فقیر گہربار چہوڑکر
بخوف جان بہ یک بینی و دو گوش بی سامان خانہ بدوش ہوکر جنگل اور بیرونجات مین
چلی گئے اس سبب سے شہر خوب لوٹا گیا غرض کہ ۹ مہینی ۱۸ دن برجیس قدر کی مان
لکہنو کے سلطنت مین حکمران کرکے کنارہ کر گئے — جمادی الاول ۱۲۷۴ ہجری مین
صاحبان انگریز کا عمل دخل بدستور ہوگیا اور سرکشان ناعاقبت اندیش کا
سنگ سزا سے چور ہوگیا — چنانچہ اب سرکار انگریزی اس ملک پر قابض اور
متصرف ہی اور واجد علی شاہ کو ایک لاکھہ روپیہ ماہوار معہ اسکی متعلقین کی اس سرکار
... الاقتدار سی ملتا ہے فقط +

تمت بالخیر والعافیت

تاریخ طبع مرآت الاشباه نتیجهٔ فکر سید محمد مظہر حسن صاحب مظہر عرف عنایت الٰہی متوطن سکندرہ راؤ ضلع علی گڈہ

بحالات شہان با و بدہ غور	دلا بین نسخہ عمدہ شدہ طبع
بدیہہ گفت سال طبع مظہر	بگو این نسخہ عمدہ شدہ تاریخ

سنہ ۱۲ ہجریہ

نتیجہ طبع ذکا سید جمعیت علی صاحب ساکن گڈہ مکتیسر ضلع میرٹھ

ارتضی خان کرد چون در مطبع خود اہتمام	بہر طبع نسخہ بحال شہان نیجو شفقت
ستہ تاریخ طبعش ای برشتہ فی البتہ	طبع گردید کتاب بیمثال با نہ زیبا

قطعات تاریخ طبع از نتایج افکار ناظم بی بدل ناثر بی مثل امیدوار خیر و فلاح محمد عماد علی صاحب مداح مقیم سکندرہ راؤ ضلع علی گڈہ تلمیذ با تمیز نجم الدولہ دبیر الملک نواب اسد اللہ خان بہادر نظام جنگ غالب

شدہ طبع در مطبع ارتضی خان	کتابی بحالات شاہان ذیجاہ
رقم کرد مداح تاریخ طبعش	کہ وہ طبع گردیدہ مرآت اشباہ

سنہ ۱۲۸۵ ہجری

ایضاً

در مطبع چو مطبوع شدہ عمدہ کتابی	با طرز خوش اسلوب بزیبائی مضمون
مداح رقم کردہ چہ تاریخ خجستہ	مطبوع شدہ نسخہ با زیب ہمایون

سنہ ۱۲۸۵ھ

ایضاً

خوشش عروس کتاب بزینت — گشت آراسته بزیور طبع
گفت مشاطۂ خرد تاریخ — چه شد آراسته بزیور طبع

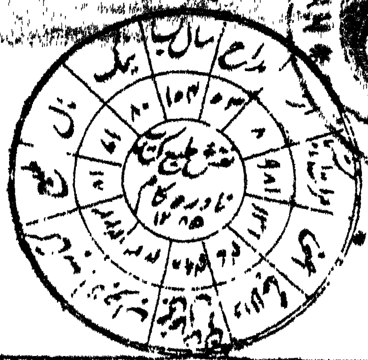
سنہ ۱۲۸۵ھ

طریق استخراج تاریخ از دایره

واضح ہو کہ دایرہ سے دو طریق پر تاریخ سال طبع حاصل ہوسکتی ہی طاق و جفت طاق مین جس خانہ سے چاہو
تین خواہ پانچ یا اس سے زیادہ خانہ شمار کرو تا مبدا جب پہنچو گی اعداد خانہ لیتی ہوی سے سن مطلوب پاؤگے
مثلاً خانہ آغاز سے گنا اول اوسی خانہ کی ۱۵۴ لکھے پہر اوس سے ایک دو تین گنا خانہ مآل پایا
اوسکی ۸۱ عدد لیے پہر اوس سے ایک دو تین گنا خانہ کتاب ملا ۴۲۳ عدد پائی اسیطرح خانہ بینی حال الخ
۸۹۴ کا اور الحق ۱۳۱ کا اور آز ۸ کا ہی کل کی میزان دی سنہ ۱۲[illegible] ہجری موجود ہے
اب لیجیے جفت کا حساب یعنی دو یا چار خواہ زیادہ اوسی خانہ آغاز سے ایک دو گنا خانہ نیک انتہا پایا
جسکے ۸۰ عدد ہین شمار جفت مین جس خانہ سے گنتی آغاز کیجائی مثل شمار طاق اوس خانہ کی عدد
نہین لیتی چنانچہ خانہ نیک کی اگلی خانہ سے ایک دو گنا خانہ طبع ۸۱ کی عدد کا موجود ہی اسیطرح خانہ
الاحباب ۳۴۳ عدد کا ۱۰ والاحیاء ۵۰ کی عدد کا مرآت الاشباہ ۹۸۱ عدد کا مناج ۴۰۳ عدد کا
جمع کو جمع کیا سی سنہ ۱۲[illegible] حاصل ہی فقط اور مصرعہ سط دایرہ سے بھی سنہ ۱۲۸۵ ہجری پیدا ہوتی ہین

اشتہار

واضح ہو کہ یہہ کتاب مؤلفہ من بیمدان [illegible]
محمد مرتضی خان مہتمم مطبع مرتضوی دہلی کی [illegible]
کوئی صاحب بغیر اجازت بندہ کی طبع نفرماوین



مطبع مرتضوی دہلی محمد مرتضی خان و [illegible] مین محمد مرتضی خان کی اہتمام سی چہپی